

پاک سوسائٹی

ڈاٹ کام

نبیلہ ابرار

PAKSOCIETY.COM



”اصل میں ماما کو بازار جانا تھا تو میں نہیں گئی۔
وہ بے بھی پر حجابی کچھ خاص نہیں ہو رہی تو سہاگن
پچھتی مار لیتے ہیں۔“

”نئی اچھا بھلا بھی بازار گئی ہیں کس کے ساتھ؟“ میں
نے پوچھا۔

”امداد اود کے ساتھ گئی ہیں۔ ہو سکتا ہے بڑی خلد
بھی ساتھ ہوں گی۔ کہ انہوں نے بھی کہا تھا۔ سونپ
نے تفصیل سے بتایا۔ اس دوران دونوں امداد آگئی
تھیں۔“

اسی نے کہا تھا کہ عمر کی نماز پڑھی۔ وہاں
کیونکہ کشن میں گر بچوں کر رہی تھی۔ اس کے

موسم اچھا خاصا گرم تھا حالانکہ مارچ کا آخری
عشر تھا۔ رات کو کھڑی ہونے سے پارش بھی نہیں ہوتی تھی۔
ورنہ ٹھیک تھا۔ ٹھیک ہوتی تھی مارچ میں۔

اسی نے اپنے ہونٹوں کے آگے گاڑی سے اتاری۔
وہ اسے کان سے لے کر تکی تھی۔ وہ پٹے سے بند
پوچھتے ہوئے اس نے فوراً تکی پٹہ رکھا۔ چند لمحوں
بعد اس کی پیشانی بھی۔ تب سے دوا نہ کھاتا۔

”اسلام صبح پھر پھر۔“ اس نے فوراً سلام کیا۔
نہج بھی خوشگوار تھا جس پر اسی نے اسے غور سے
دیکھا اور سلام کا بولسپ دیا۔
”وہ صبح سلام آج تم کچھ نہیں جانتیں؟“

تیرا دلچسپ

بڑے دو بھائی اود ایک بہن تھی۔ انہیں شادی شدہ
تھے۔ اسی سب سے چھوٹی تھی اود گھر والوں کی
خوب خوب محبت بھی سمیٹ رہی تھی۔ اسی محبت نے
اسے اٹھو سے کسی حد تک محروم رکھا تھا۔ وہ بڑی
مہول تیز طرار لڑکیوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال
کہات نہ کر سکتی تھی۔ محبت پر کھلائی حریفیں کرلی
تھی جس پر اس کا دماغ بھی لنگھ

کچھ لوگوں کے دوست قریب تھی جن میں اس کے
گھر والے اود فرزندز شامل تھے جن کے ساتھ اس کا
دو دو بے تکلفی اور اپنائیت کا رنگ لے ہوئے تھا۔ اگر
گھر میں اسے کوئی شرارتیں کرے تو کچھ لیتے تو نہیں نہ
کرنا کہ یہ وہی لوگوں کی بھیل میں ڈری سہی اسی ہے۔



کر ہی آئیں۔ مجھے اسٹیج کی پرحالی سے کوئی غرض نہیں ہے کون سا دور کر رہی ہوں ہے پہلے ہی ہزاروں سی ہے۔ "انجم کے خیال میں اسٹیج کا سہارا اور توجہ میں بھی تھی انکی زندگی خالقانہ ہمارے گورنر جیسے کہ رہی ہوں۔ انکی دعائیں گھر میں تکی نہیں ہے اور انھیں اس کا تکیا خیال ہے۔

"میں شادی ہونے کی وجہ ہے۔ میں گھر اپنے نام کو ابھوں گا۔" انجم کے ارادے ابھی سے بڑے جارحانہ تھے۔

"ہاں اسٹیج دیکھ ہی رہی تھی کہ ہے۔ جو ہے تمام سناں چلتی ہوئی ہے بھی شادی کے بعد لڑکی کی ہر چیز شوہر کی ہو جاتی ہے سمجھ کر بھی تمہارا ہوا۔" ندرت خاتون بیٹے سے سنی حد تک متفق تھیں۔

"ہاں ملے۔ آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ بس کچھ روز بعد جانا اور جواب لے کر ہی آؤں۔ شہلا بھابی کو اپنے بیکے میں ہی بیٹھا چڑے گا۔" انجم سٹاک سے بولا۔

"ارے بھولہ یہ مانتے کی بات میرے ذہن میں کیوں نہیں آتی۔ اب دیکھتی ہوں۔ کیسے انکار کر رہی ہے بھابی! کسی خیال سے لڑتے خاتون کی آنکھیں جھک اٹھی تھیں۔



اسٹیج پر ندرت سے آنے کے بعد لپٹی ہوئی تھی کھانا کھانے کو بھی بل نہیں کر رہا تھا۔ شام ہو گئی تھی جب لڑنے کے کمرے کی لائٹ جلائی۔

"پہچو جانی اٹھ جائیں۔" اس نے اسٹیج کا مالو ہلا دیا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"میں سو تو نہیں رہی تھی۔" وہ کسل مندی سے بولی۔

"چم ڈاب کیہ رہی ہوں گی۔ شہلا پو پو کے دیور کے بے نایک بات۔"

وہ اسے پتھر پڑی تھی۔ اسٹیج کا رنگ ایک لحظے کے لیے زرد ہوا۔ گزشتہ تین روز سے وہ اس خیال سے

پہچا چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"پہچو کیا ہوا جیسی بات ہوئی گئی ہے میری ایسے ہی تنگ کر رہی تھی ورنہ یہ انجم ملے کچھ ہوا بھی پسند نہیں ہیں۔ آپ کے بھوتہ تو کوئی چارہ مارا ہی سوٹ کرے گا جس کو میں غصے سے اپنے گھر لے آؤں۔ ملو اسکیں جیسے وہ طوطی آپ کے بھائی ہیں یا سونہ۔ اس کی بات پر اسٹیج پر اندر تک مل گئی۔

"لائبہ پلے مجھے تنگ نہ کرو۔" کتنے آرام سے اتنی بڑی بات اسٹیج سے کہہ گئی تھی یہ جانے بغیر کہ اسٹیج کس طرح کیا یہ قیامت گزر رہی ہے۔

"پہچو پو پو! کہیں آپ کو کیا ہو گیا ہے اتنی چیخ چیخ سی رہتی ہیں۔ پونڈرشی سے آنے کے بعد گھر سے بند ہو جاتی ہیں۔ کچھ متالی ہی تو نہیں ہیں آپ۔" لائبہ کے دل سوز لیے سے اس کی محبت بھونک رہی تھی۔ اسٹیج کی آنکھوں سے آنسو پھٹک پڑے تو بے تاب ہو گئے اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی۔

ممانے اسے تو اوردی تو دہلی گئی۔ اسٹیج کو منت لے کر سرجل کے گروپ میں چھوڑ کر۔ آنکھوں سے گرنا نہیں چاہا اس کے گل بگونا پھ مایہ بھلا وہ کیوں اتنا سوچ رہی تھی۔ صرف ایک احساس ہی تو تھا کہ یہاں ہوا۔

جب سے گھر میں شہلا آئی کے دیور انجم و لاسلسلہ چلا تھا تب سے وہ ٹینشن میں تھی۔ پھر اس سلسلے میں بھابی اور بھائی کے درمیان آئے روز بحث و مباحثہ بھی کون سا اٹھا چھاپا تھا۔ لوہے سے بھابی کی سوسہری اس کی سمجھ سے بالاتر تھی۔ غصہ و جھگڑا کی زندگی میں ایسا نہیں تھا وہ لائبہ اور انما کی طرح اس کا خیال رکھتی تھیں۔ ایسا کون سا اٹھا تھا جس نے فن کے رشتے میں دراز ازل دی تھی۔



وہاں بھابی نے بھائی اور بھابی کی دعوت کی تھی۔ اسی لیے اسٹیج بھی پونڈرشی نہیں گئی تھی۔ وہاں خود کچن میں انھیں کے ساتھ کھانا پانے میں مدد کر رہی

”بھابی! انٹرنیٹ سے میرا ہاتھ لگا اور جس کراہے اس کا کوئی قصور نہیں ہے میں جانتے دوں لیتا ہوں۔“
 بھیس نے محزون نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ کر
 ”میں احسن کی کوئی شرٹ نہ دے سکتی۔“
 دھوکے استری کر دے گی۔
 ”اے نہیں بھابی! میں مجھے ہاتھ دے دو۔“ غلام جیہ۔

”جہو بھیس! ان کو لے جاؤ۔“
 ”جی ہاں۔“ وہ معلومات سے سرھٹاتے ہوئے اسے
 ساتھ لے گئی۔

”تپ مجھے شرٹ ادا دیں میں دھوکے کھائے
 ابھی استری کر دیتی ہوں۔“

”یہ لو ٹر جلدی چاہیے مجھے۔“ مٹھو نے شرٹ
 ادا کر اسے دے دی۔

بھیس شرٹ لے کر ہاتھ دھو رہی تھی۔ مٹھو
 صوفے پر بیٹھ گیا۔ مٹھو نے بھیس پر میگزین پڑے ہوئے
 تھے اس نے ایک اٹھا کر دیکر گردانی شروع کر دی۔
 اسٹی لاکر اٹھا۔

اندرونیچھے سب خوش چہرے کر رہے تھے بھابی
 نے کھانا لگانے کے بارے میں ابھی تک کچھ نہیں کہا
 تھا اس لیے اسٹی نے سوچا فارغ وقت میں مشاء کی
 نمازی پڑھ لے۔ مٹھو کی سوچتے ہوئے اپنے کمرے میں
 داخل ہو گئی تھی کہ وہ سراقہ مٹھو نے سے پہنچی تو
 وہیں جم کر گئی۔

مٹھو کو اس نے ابھی دیکھا تھا اور وہ بھی اپنے کمرے
 میں اس حال میں کہ وہ شرٹ کے بغیر پڑے کر رہے
 بیٹھا میگزین دیکھ رہا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنی مٹھو سے کچھ نہ کہتا تھا
 ”اسلام ختم۔“ آپ نے تو خیریت پوچھنی نہیں
 ہے۔ میں ہی پکڑ کر لیں۔“ اس کے لیے میں نا
 محسوس سی شرارت تھی۔

”صاحب جی! میں نے شرٹ دھو کر مشین میں داخل
 دی ہے۔ ابھی پانچ منٹ میں استری کر لی ہوں۔“
 بھیس دھپکے کے پلے ہاتھ پوچھتی ہاتھ دھو رہی تھی

تھی۔ اسٹی ملاد کے لیے سینوں کٹ مٹی تھی۔
 گوشت اور خیر اس نے پہلی دھو کر رکھ دیا تھا۔
 کپڑے پہل کر اس نے آٹھنگ بھیل پرتن میٹ
 کر کے پور کل دن میں کپڑے بھیل کھائے ہر چیز
 صاف تھی اور ترتیب سے تھی۔

اور قتل پہ اسٹی نے ہی مدد مان کھو تو وہ گاڑیاں
 کچے اور دنگرے داخل ہو گئیں۔ ایک میں طوطی، ولید
 اور طوطی کی ماما تھیں جبکہ دوسرے میں اور مٹھو اور
 وہ جہنم تھے اسٹی لڑا ”فروا“ سب سے ملی۔

”ماما یہ اسٹی جس کا ذکر کیا تھا میں نے۔“
 طوطی کے پڑا اشتیاق انداز پر طوطی بھیل نے غور سے
 اسے دیکھا اور اس کے ساتھ ساتھ بڑے ثابت کیا۔

پاتیں کرتے کرتے اسٹی اسٹی لڑائی ہر لڑائی میں
 ڈرائنگ روم میں لائی۔ مٹھو بھابی بھن بھیس کے
 سپور کے خود سب کے پاس آئی تھیں۔

وہ بھی طوطی کی ماما سے پہلی بار ملی تھیں۔ ان کے
 انداز میں ایسی شفقت اور اپہیت تھی جس نے
 تھوڑی دیر میں ہی ان سب کو اسٹی سمیت گردیدہ کر
 لیا۔ مٹھو ان کے پاس ہی بیٹھ گئیں۔

”اسٹی! تم بھن میں جہو اور بھیس کو دیکھو اور۔“ وہ
 دھوا آئی سے بائیں کرنے لگیں۔

مٹھو ابھی تک نہیں تیا تھا۔ کھانا تقریباً تیار تھا۔
 دھوا اور احسن فون کر چکے تھے۔ اس نے بتایا کہ اسے
 آفس سے نکلتے ہوئے ڈیو اور ہو گئی ہے وہ چھینچ کر کے
 بس آ رہا ہے۔

مٹھو نے اسٹی سے کہا کہ وہ کھاب فرانی کر لے
 بقا سب چیزیں تیار تھیں۔ اسے میں مٹھو بھی آگیا۔
 مٹھو نے بھیس سے اس کے لیے جس لڑنے کو کہا
 کہ کچھ موسم میں ابھی بھی خوشگوار سی حدت موجود
 تھی۔

بھیس نے جہو ہی فرے اس کے آگے کی ہاتھ
 کھینچے وہ انہی ہاتھوں میں مٹھو کے کپڑوں پر گر گیا۔
 بھابی بھیس کا رنگ آن ہو گیا۔ مٹھو فیسے میں آکر کچھ
 کہنے لگی تھیں کہ مٹھو نے ہاتھ اٹھا کر دھو دیا۔

طرف تھکے ممالک کا شوق ہے آئی سے ملے کر۔
 "نہیں نہیں یہ بھی نہیں لے کر آجائیں گے۔"

"آئی! آپ بھی محفل بھائی کے لیے کوئی دوی
 دیکھیں نا وہ دستہ شادی کے بندھن میں بندھے
 ہیں۔ ان کی باری بھی آتی جاوے۔"

روحانہ کا شاہد ولید اور ارشد کی طرف تھکے
 "اسی سال لے شاہد محفل کی شادی بھی ہو جائے گی۔"

"نہیں آپ نے لڑکی پسند کرلی ہے۔"

"تقریباً۔" طاہرہ بیگم کا جواب مبہم سا تھا۔
 روحانہ کاٹ اتر گیا۔ اصل میں اسے بھی محفل کے

پسند تھا۔ روحانہ کی بھولی۔ سن۔ شاہد بہت ملائی لوزنگ
 جیسی تھی اسے کوئی پسند ہی نہیں آتا تھا پر رشتے میں

کڑے نکل کر رہ کر رہتی تھی۔ ارشد کی بھائی کی شادی
 میں اس نے محفل کو کھانا تو دیا ہے۔ سچا سچا لگا تھا۔

روحانہ کو بھی محفل پسند آیا تھا وہ چاہتی تھی کہ کسی
 طرح یہ رشتہ ہو جائے۔ اب آئی طاہرہ بھی تکی ہوئی

تھیں وہ شاہد سے مل لیتیں۔ آدھ اس میں خود پسند تھی
 کیونکہ وہ خوب موٹی میں ہے۔ ٹال تھی۔

ارشد ان کے ساتھ بھی اس کا ایسے ہی انفریلا تھا
 جس کے پیچھے میں وہ لڑکی کی شادی ہو گئی تھی۔

پر مدافعت تکی کی مدد کی بار بار عرف نے اسے کسی
 خطرے کا احساس دلایا تھا۔ کھانے کے بعد طوطی ولید

اور محفل طاہرہ کے ساتھ چلے گئے۔
 روحانہ بچھی رہی۔ گو مدافعت اور احسن باتیں کر

رہے تھے۔
 "تبی! اسری کے رشتے کی کیس بات کی ہے؟"

نہیں! وہ وہاں کو لے کر الگ جگہ بیٹھ گئی۔
 "ارے نہیں۔ ابھی نہیں تو ایسے میری بڑی مند

ہسلا کی ساس اپنے پھونے بیٹے انجم کا رشتہ لالی ہیں
 اسری کے لیے۔"

"پھر آپ نے کیا جواب دیا؟" اس کے انداز میں
 اتنی بے تکی تھی کہ مدافعت چونک گئی۔ جواب کیا تھا

تھی۔ کمال ہے سلام کا جواب بھی نہیں دیتی ہیں آپ
 کیا آپ کے لیے مسائل سے لیا ہی سلوک کیا جاتا

ہے۔
 "وہیکم سلام ۳۱ سنی کو اسے اس حال میں دیکر

شرم آئی تھی۔ وہ اس کی طرف سے لگا ہوا موڈ کر
 بھیجی تھی۔ بچیس شرم لے کر اسری کہنے لگی تھی

تھی۔ سونے میں رہ کر دیا۔ اب وہ مکمل طور پر اس
 کی نگاہوں کے حصار میں تھی اس کی نگاہوں کے

ارتداد کو محسوس کر کے اسری کی آنکھیں بھیج
 تھیں۔

"آج بات تو تائیں۔ آپ لگاؤ دلی کہیں ہیں۔"
 میں کوئی تو مخرجوں ہو تو آپ کا خون ہی جھانک گے۔"

"اے۔" اسری کو یوں لگا بھی اس کا دل بے بسیوں
 تو نہ کیا ہر آہٹ گے۔

اس کے ماتھے پر شہمی قطرے ابرھائے تھے۔
 بچیس محفل کی شرم لائی تو اس نے فکریا۔

"نہ جانے کہیں اس نزد تو مخرجوں کے سامنے میری
 زبان ٹٹک ہو جاتی ہے۔ کوئی کہا تھوڑی جائے گے۔"

نفس سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ کہہ رہا تھا وہ لڑکے
 "وہاں کن میں آئی اب اس کا ارادہ مخرجوں کے

جانے کے بعد مخرجوں کی نواز رہنے لگا تھا۔
 "بہت اچھی لگی ہے اسری طوطی کا جب بھی فون

آتا ہے اس کی طرف کھٹکے ہے مجھے اتنا شوق تھا اسری
 وہ بیٹھنے لگے یہ خواہش بھی آج پوری ہو گئی ہے شاہد

تھا بہت سعادت مند ہے اسری لطف نصیب ابھی
 اسے اس کے کیس بات ملے تو کیس کی سے ابھی اس

کی۔" طاہرہ بیگم کاٹ مدافعت اور احسن بھائی کی طرف
 تھکے۔

"نہیں ابھی تو نہیں کی ہے پھر رہی ہے نا۔"
 "اچھا اچھا مجھے تو اسری بہت پسند آتی ہے۔" وہ

اس کی طرف سے رطب اسان تھیں۔ مدافعت کی نگاہ
 میں ایک لمحے کے لیے بے چینی سی ابھری۔

"محفل بھائی! آپ نے کل آئی کو لے کر مدافعت

بلکہ نقلی مد تک زمانہ قائل بھی ہو سکتی تھیں۔

○ ○ ○

اسرئی مرعقان کی گلاس لے کر باہر نقلی قصبہ اسد
سے باتیں کر رہی تھی۔ باب اسرئی اپنے قصبہ بقی
پہلانی توازن کر بیچنے کی سمت مڑی۔ انجم نو خدا
سنگراہٹ چرے چائے کھڑا تھا۔

"السلام علیکم۔ کیا حال ہے اسرئی! سوچا آتی تھ
سے مل لوں بہت دن ہو گئے ہیں تا چھبیں دیکھتے ہوئے۔"

"جنم جنم کی ہے تکلفی سے بول رہا تھا۔ اسد بھی
اسے لود بھی انجم کی طرف دیکھ رہی تھی مگر اسرئی
نے بھی ذکر نہیں کیا تھا اور سامنے کھڑے شخص کی نگاہ
کا رنگ جدا سا تھا۔" میں ٹھیک ہوں بالکل لود شلا
آئی کیسی ہیں۔ سنی ٹھیک ہے۔" اسرئی نے بہت
مشکل سے خود کو بچاتے ہوئے یہ جملے بولائے۔
"سب ٹھیک ہیں میرا حال تو تم نے پرچھا ہی نہیں۔"

"چلو اسد! گلاس کا وقت ہو گیا ہے۔ میں گلاس
میں جا رہی ہوں لاشہ حافظہ میری طرف سے سب کو
سلام کہیے گا۔" پھر اسد سے بھی پہلے اس نے قدم
اٹکے چل دیے۔

انجم ہیں کھڑا سے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔
"اسرئی بی بی بہت بخیر آیا ہے تم میں ٹانگ کے
دراستے نکل باہر کھڑے تھے۔" اسے اسرئی کا وہ ایک
آنکھ نہیں بھلا تھا۔ حالانکہ اب چہرے میں اس نے
بالکل نہیں سوچا تھا کہ اس طرح بول کر دشمنی جا کے
اسرئی سے لپٹے ہو کیا کچھ سوچ لود محسوس کر سکتی ہے۔

پھر کے دوران بھی اسرئی کا دھیان انجم کی
پرخور سنی آمد کی طرف تھا۔

○ ○ ○

"شلا آئی! انجم بھائی آج پرخور سنی آئے تھے۔
مجھے اچھا نہیں لگا۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ وہ اچھا

ہیں احسن بالکل راضی نہیں ہیں۔ کچھ پھر تو مجھے
بھی انجم پند نہیں ہے اسرئی انکی حساس لڑکی ہے۔"
کچھ بھی سی اسرئی ان کے ہاتھوں میں چڑی بولی
تھی۔ اگرچہ جب سے انھیں یہ چلا تھا کہ کلوم یکم
نے یہ کمر جس میں وہ رہے ہیں اسرئی کے نام کر دیا
تھا تب سے ان کے دماغ میں خاصی سو سو سی آئی
تھی۔ انجم کا رشتہ جب اسرئی کے لیے کیا تو سب
سے پہلے چاہت انہوں نے ہی کی تھی۔

"آئی! امرا بھی بیٹھ کے لیے پریشان ہیں۔ اسے کوئی
نو کاہنہ ہی نہیں آتا ہے۔ میں سوچ رہی تھی کہ سو
بھی اچھا لگا ہے اگر آئی کو شکوہ نہ آجائے تو۔"
"دوئی! اتنے بڑے سواری کی سوہنی ہے۔ ویسے طوطی
کی باتوں سے لگا ہے کہ اسے اسرئی بہت پسند ہے
اگرچہ کوئی بات نہ چوت تو نہیں ہوئی ہے پر اس
کے دماغ سے ایسا ہی لگا ہے۔" وہانہ نے اسے تا
وا تو حسد کی ایک لہر اسے شربور سی کر گئی۔

"ویسے سوچ بھائی اور آپ کی تندہ کا کوئی جڑ بننا
نہیں ہے سوچ بھائی کے ساتھ کوئی آپ لو لڑائی لڑی
تھی کہ ہوتی چاہیے جو قدم سے قدم مل کر ان کے ساتھ
چال سکے اسرئی تو اس معاملے میں ذریعہ چار لوگوں
کے سامنے اس کی کو آئی نہیں نکلتی ہے۔" دھینہ
نے مہارنے کی باتنا کر دی۔

"آپ جلد از جلد اسرئی کی شادی کر کے اس
کو بھل کو سر سے اتار دیں اور لائق انجام دے کر رہیں
ویسے آپ کی ماں نے یہ کمر اسرئی کے نام کر کے اچھا
نہیں کیا ہے۔"

دھینہ نے پھر ان کی دھمکی رگ چھینری تو انھیں
نے سب سے تکلیف ہوئی۔

"تھور بھائی تو مجھ سے اس کو آپ کے سہو کر
کے کنیز اپنے گئے ہیں یعنی انچہ جو بھی ہے بھائی لود
انجم کی والدہ گئے ہیں۔ میں کہتی ہوں ان کے کہ نہیں
کہ اسرئی کو اپنے پاس بلا لیں۔ آخر وہ صرف آپ کی
لو تو نہ سواری نہیں بنا۔"
وہ وہانہ کو پھر اپنے دھبہ پ لا رہی تھی۔ کچھ کچھ

لوہے کی نہیں کہل رہا گیا ہے۔ "وہ انجم کے پاس سے
اٹھ اٹلی۔



دھند بھابی کی بہن کول کی شادی کی تقریب
شروع ہو چکی تھی۔

صبح سے کچل سی جی ہوئی تھی۔ لڑکیاں باہر پہاڑی
کے سلسلے میں بنگن ہوئی جا رہی تھیں۔ علاقہ گڑھی
فکشن تھا پر وہ ڈاٹھی سے لگی ہوئی تھی۔ کول کول
جس کی شادی تھی مزے سے سو رہی تھی۔ دھند کے
تیسری بار دنگلے۔ وہ بڑی مشکل سے اٹھی۔ کول نے
اسرائیل کو پار کر ساتھ جانے کو کہا تھا۔

"تم بھی کپڑے پہن لو نا" وہ اپنی پٹائی میں
تھکوتے پاس تیار ہونے لگا۔ ہم سیدھے ہل میں
جائیں گے۔ "کول نے اسرائیل کو عام کپڑوں میں بگڑتے
دیکھ کر غور کیا جو اس کے دل کو لگا۔

کول کی ایک کزن نے ان دونوں کو پار کر ڈاٹھ
کہا۔

خود تیار ہونے کے بعد کول نے زبردستی اسرائیل کا
بھی میک اپ کر لیا۔ تیار ہونے کے بعد اس نے اپنے
کپڑے کھاتو چھین دیے۔ آٹھا تھا کہ یہ وہ خود ہی ہے۔
تھیں اس کے دیکھے بھی گئے تھے۔ آپ پوری تیار
کے بعد سنا بھی لگ رہی تھی۔

ولید انیس لینے آیا تھا۔ کراچی سے وہ رات ہی لوٹا
تھا۔ ارغون نے اس سے کہا تھا کہ کول کو پار کرے
لے گا۔ ارغون ممالک کے ساتھ لوہے کے انگلیات
میں بری طرح مصروف تھا۔ کول کا چہرہ تو چاروں میں
ہوا تھا پر اس کے ساتھ چھپتا ۴۴ سنی تھی۔ ہر سنی لوہے
حساس سی لڑکی جو پوری طرح کھل کر اپنے جذبات کا
اظہار بھی نہ کر سکتی تھی۔ وہ اکثر لوگوں کو اسرائیل اور
طولی کا موازنہ کرتا تھا۔ پتہ نہیں اسرائیل میں ایسی کیا
بات تھی کہ گزشتہ کچھ عرصے سے وہ اپنے دل کو
پس منسوب کرنے لگا تھا۔

حالا کہ طولی کے ساتھ اس کی محبت کی شادی تھی۔

اس طرح ہوندری نہ آئیں۔ "اسرائیلی فن پہ اچھی
خاصی طے میں تھی۔

لوہے کا انجم بھابی ہوندری تے تھے۔ "شلا کو چین
نہیں آتا تھا۔

"تبی ہاں تے تے تب ہی دیکھ رہی ہوں انیس
منع کر رہی۔"

"تم لوہے کو انجم بھابی اپنے کمرے میں رہیں
جانے کو چھٹی ہوں۔" شلا اسرائیلی کی باتوں سے اٹھ کر
لگی تھی۔ سیدھے کپڑوں میں وہاں کھڑا ہو گیا۔

انجم کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ بیوی دیکھ
یا تھا۔ جمل ایک ڈانسر فن کے ہم پر اپنے جسم کی
نمائش کر رہی تھی۔

اسے دیکھ کر انجم نے جھٹک بدل دی۔

"انیس بھابی! آج کیسے میرے کمرے کا راستہ
بھول گئی ہیں۔" غور غور اس کا بوجھ نرم تھا۔ وہ تو
اکثر وہ طے میں ہی رہتا۔

"انجم بھابی آپ اسرائیل سے ملنے اس کی ہوندری
میں تھے؟" شلا نے صاف صاف بات کی۔ انجم نے
جو اپنے شانے لپکائے جیسے کہ رہا ہو۔ "مگر اچھا تو آپ
کو بھی پتہ چل گیا ہے۔"

"نہی کیا تھا میں۔" وہ اپنی شرافت سے ہلا۔

"انجم بھابی! اسرائیلی کا فن کیا تھا؟" وہ آپ اپنے
مت کریں کہ شکست ان باتوں کو پسند نہیں کرتی۔

"میں نے پسند کر لیا۔ نہ کرنے سے کیا ہو نا۔ چہ
میری شکایت ہے۔ کوئی فرق نہیں اگر میں اس سے ملنے
چلا آؤں۔ کوئی قیامت انہی طویل آئیلا کسی کا نقصان ہو
گیا۔" انجم نے غصے سے کہا۔ شلا اس کی احتیاطی پہ
حیران رہ گئی۔

"بھابی! آپ غور کریں بھی بھی دل کرتا ہے
اسے دیکھنے کا۔" پتی عمر میں یہ عاشقانہ انداز شلا کا
دل خاب کر گیا۔

"بھابی! کیا بات ہے آپ چپ کھولیں؟" انجم
نے بھی اس کی خاموشی غصوں کر لی تھی۔

"کچھ بھی نہیں ایسی ہی اچھا میں ذرا سنی کو دیکھ

کل چم لیا۔ وہ رشتے میں چھوٹی بڑھی کتنی قبیہ
اس کے لیے اتنے خوب صورت اور نئے سونے
نگین لیے تھے سو یاد رکھنا تو لازمی تھا۔ روحینہ نے
لیے اس کے بل سے یاد رکھنا اور رہا تھا۔ اس کا تہا
نئے واضح انگہار کیا۔ روحینہ نے بڑے چاہ سے تین
نگین کا سیٹ من کے دو انیس باقی کی کڑی میں بند کیا۔
ممانے بھی دیکھا تو سر ہلکا کر بہت خوب صورت ہیں
۔ ہونے چلی کو نگین دیکھے تھے ایک اور ہی روحینہ کا
مقام من کی نظر میں پڑ گیا تھا۔ اس نے کل ماس کے
لیے بھی شاپنگ کی تھی۔

روحینہ نے ہاتھ ہاتھ میں انجم کے رشتے
مطلق پوچھا تو روحینہ نے منی میں سر ہلایا "نہیں تو حاصل
میں احسن کو پھر رشتہ ابھی پسند نہیں ہے۔ ملائی لوگ
ہیں۔ من کی نظر اسٹی کے نام ہونے والے نگین پر
پھر انجم اسٹی سے اچھا خاصا پڑا۔ لب بھنگ
بھی تو نہیں سکتے ہاتھ کی رات ہے۔ کل کو دیکھ ہوا تو
انجم ہلکی اور بھاگتی پڑ آئے گا اس لیے ہم قاشوش
ہیں۔" روحینہ نے پوری تحصیل منی۔

"نہیک کہتی ہیں آپ لوگوں کا مسئلہ بیاہازگ
ہوتا ہے لب ممانے شاد کے لیے بہت پریشان ہیں۔
کوئی دستک کا رشتہ ملا ہی نہیں ہے اور جو پوچھنا
آتے ہیں۔ وہ ابویں سے ہوتے ہیں۔ لب کوئی کی
شادی میں ممانے مسئلہ منی تو دیکھا تو وہ اس میں بہت
اچھے تھے کہنے۔ تیس کاش شاد کے لیے مسئلہ جیسا ملا
مل جائے تو کتنا اچھا ہو۔" بہت بہت ناموس
طریقے سے مطلب کی بات کی طرف آ رہی تھی۔
"کہتی تو تم نہیک ہو جی! مسئلہ بہت اچھا اور دیکھا
بھلا ملا ہے۔ خاندانی ہے۔ اچھی پوسٹ پر کام کر رہا
ہے ملا ہو بیگم بھی اس کے لیے لڑکے چھوڑ رہی ہیں۔
طہانی نے ذکر کیا تھا کہ کوئی لڑکی دلچہ رکھی ہے۔"
روحینہ کی ماس نے بھی منگو میں حد لیا۔

"ممانہ آپ کے سونے ہے۔ خوب بھلا ہے۔
ایسا تعلیم یافتہ ہے اور خاندان آپ کے ممانے ہے
اگر شاد اور ممانہ دار رشتہ ہو جائے تو۔" آخری جملہ لیا

کر رہی۔ "ممانہ کوئی سے اپنے خیالات کا اظہار کر
رہی تھی۔
"ہاں شاد آپ نہیک کہہ رہی ہیں۔ اور کیا
صوفیات ہیں آپ کی؟"
"میں ایم بی اے کر رہی ہوں۔ قائل مسٹر ہے
میرا اور میں فریڈز ہیں میں ہوں ڈاکٹر اسٹیج ہے اور
تپ کی کیا بات ہے؟" لب قدرے بے نقص سے
ہلکی۔ "میری کچھ خاص بات نہیں ہیں۔ پس جانب میں
پڑی ہو تا ہوں اگر وقت مل جائے تو مطالعہ کر لیتا ہوں یا
گازی نے کر لیں جا رہوں۔"

شاد کے سوالات فتح ہونے میں نہیں آ رہے تھے۔
"لب ہوں سے پوچھا ہوا تھا۔ روحینہ مانی پڑ کھڑی
وہاں کو دیکھ کر خوش ہو رہی تھی۔
"ایک سوڑی میری کل آئی ہے۔" مسئلہ کا سلی فون
نگینا تو وہ حضرت کر کے باہر آ گیا۔



بہت خوب صورت ہیں روحینہ کب بوائے
ہیں۔" روحینہ نے سونے کے خوب صورت نگین ہاتھ
میں بگاڑے ہوئے تھے۔
"میں کل علی ملائی ہوں۔"

"تمہارے بوائے ہیں کیا کافی مدتی ہیں؟" روحینہ نے
طہانی میں من کے وزن کا اندازہ لگایا۔
"نہیں آپنی آواز سے نہیں بوائے۔ میں دیکھے تو پسند
آئے سونے لیے آپ کو کیسے گئے آپنی! روحینہ طور
اس کے تاثرات ٹوٹ کر رہی تھی۔

"رنگی بہت خوب صورت ہیں اس کو نیک اسٹائل
ہے وہاں نگہ ہادی نیو لری سے مجھے سدا کی ہے۔ پھر
یہ بہت اچھا ہے۔"

"میں نے آپ کے لیے ہی ہے۔"
"کیا؟" روحینہ ایک لحظے کے لیے حیران ہو گئی۔
"جی ہاں آپ کے لیے ہیں۔" اس نے عین
بلو تو روحینہ نے کھڑکی میں ہاتھ میں لے کر دیکھا۔
"نہیک پو روحینہ! روحینہ نے یاد سے اس کا

ی تھا اور لبہ مطمئن بھی تھی۔



اسرائیلی چھٹی تھی۔ لایب اپنی دوست کی طرف سے
تھی اور یہ بھی ان کے ساتھ کول کی طرف تھیں۔

ملوثی اپنی کاٹھن تیار۔
اسرائیلی زمین بھائی کی بات کی ہو گئی ہے اور اس
میں شادی ہے میں نے سچا یہ خوشخبری سب سے
پہلے تمہیں سنائی۔ "خوشی ملوثی کے بچے کے لئے
دی تھی۔ اسرائیلی نے غلوں سے بہار ک دی۔
"تم شادی کے لیے کپڑے وغیرہ بناؤ شروع کرو
ساتھ لے کر تو کی تمہیں شاید ملوثی کا بھی لپٹا
کر رہا ہے۔"

آخر میں ملوثی شرمندہ ہو کر اسرائیلی کا ہاتھ
خیال سے حرکت کیا۔ کچھ دیر کی بارہر لوہر کی باتیں
کرنے کے بعد اس نے فون بند کر دیا۔ سارا دھیمان
ملوثی کے ایک جملے میں ایک کر رہ گیا تھا۔



لایب کی سالگرہ تھی۔ پہلے سالگرہ سے ہی گھر میں
ایک کٹ کر خوش ہو جاتی تھی پر اس بار وہ صحتی
نے انتظامات اپنے لیے کیے تھے۔ دست نواہ کی
لے دی تھی جس پر ملوثی خوش ہو رہی تھیں۔
معاذ کی اسٹوڈنٹ کے مشورے سے نئی۔ ملوثی
اور اس کی فیملی کو بلوانے کا آئیڈیا بھی اس کا تھا۔ ملوثی
لاہور میں بھائی کی شادی کی شلنگ میں مصروف تھی
اور طاہرہ بیگم دونوں کیسے آسکتی تھیں لہذا ضرورت کر
لی۔ ملوثی بھی بڑی تھا اس کا اتنا آنا غیر معمولی ہی تھا۔
بر محلہ دھیمان نے اپنی طرف سے ملوثی کو بلوانا تھا۔
سالگرہ۔ شلنگ کے ساتھ ساتھ اس کی مناس اور
انجمن بھی تھے۔ انجمن کے لیے بھی خاص طور پر کیا تھا۔
انجمن کی نگاہیں اسرائیلی کا ہی طواف کر رہی تھیں۔
دھیمان کو ملوثی کا انتظار تھا وہ نہیں آیا۔ سوچی کے
عالم میں اس نے لایب کو ایک کلمے کا کلمہ۔

کرتے کرتے اس کے لیے میں چھوٹ کر گئی تھی
جیسے اس نے مشکل سے بات کرنے کی جگہ کی۔
"خیر جو بھی ہے تمہاری ہے۔" ملوثی نے بات
کرتے کرتے بل اور اور اپنا اور کسی کسی سوچ
میں ادب گھسی جسے کسی فیصلے پہ پہنچنے کی کو شکل کر
دی۔

"بڑی تو وہ لوں کی خوب لگے گی پھر ملوثی ملوثی
بھائی کا دست بھی ہے میں کرتی ہوں کچھ۔ آئی اور
ملوثی سے بات کر کے ان کی رائے جاننے کی کو شکل
کروں گی۔" ملوثی کا ادب حوصلہ افزا تھا وہ صحت کا چو
نکل اٹھا اس نے اندر ملوثی مسرت پہ شکل کاہل پائے
ہوئے ملوثی کے ہاتھ پکڑا۔

"کہہ آئی تھیں ایک بڑی شیک سوچ کہ آپ یہ کلم
کریں گی۔" ملوثی تو غصہ ہی غصہ کی وجہ سے
ازنی ہوئی ہیں آپ کو تو یہ ہی ہے کہ جی کی تھی بارہ
— ہوئی ہے۔ اچھا رشتہ آئے تو دھیری گھر بھی کم
ہو۔" دھیمان کا انداز جذباتی تھا۔

"ارے دھیمان کیسی باتیں کرتی ہو۔ اس میں
شکریہ کی کیا بات ہے گا۔ مجھے لے کول کی طرف ہے۔
وہ پورے غلوں سے کہہ رہی تھی۔ دھیمان کے
چہرے۔" دھیمان غصہ آ رہا تھا۔

ملوثی کے ہر انداز سے اسرائیلی کے لیے جو غلوں
چھلک رہا تھا وہ دست کم عرصے میں اس نے غموں کر
لیا تھا۔ مگر آج کل کر نہ سے سب کچھ کہ ڈاکا تھا
کہ نہ اسے پتا تھا کہ غلوں کے اور لیے بات اچھے
طریقے سے آگے بڑھ سکتی ہے۔ اس لیے اس نے
سننے کے نہیں۔ مگر اور خوب صورت سیٹ
دھیمان نے نہ کیا تھا۔ ملوثی کے انداز سے لگ رہا تھا کہ
بست جلد اسرائیلی کا رشتہ کا کہہ۔ گی۔ ملوثی اسرائیلی کی
بھابی تھیں۔ "تھیں۔" ان کے مقابلے میں ملوثی کا رشتہ بہت
بہتر ہے۔ اس میں بھائی بھی ہیں۔ لایب اس نے پہلے
ہی تھا غصہ نہ باندھ دیا تھا۔ اسے غلوں بھی تھا۔ یہ نہ
ہو ملوثی کا بھائی اسرائیلی کی طرف ہو جائے اس لیے
ملوثی کے کچھ بھی کرنے سے پہلے اس نے یہ سب بولنا

"چار میوے ساتھ بہت ضروری بات کرنی ہے۔"
اس کے توجہ دہانہ تھے۔ اس نے بے مشکل اپنے
دھڑھڑاتے دل پہ قابو پایا اور قدرے بہت کامیاب ہو
گیا۔

"میں کہیں نہیں جا رہی آپ کے ساتھ نہایت
کرتی ہے اور حرکتیں کرتی رہتی ہیں۔"

"بھائی نہیں ہوں میں تمہارا۔ آج کل تمہاری زبان
سے بھائی کا لفظ نہ سنوں اور یہ سچا کچر کب سے بھل
ہوا ہے۔" انہم کے لفظ لفظ سے آگ بھگتی تھی۔
وہ سن ہو گئی اور کچھ میں نہ آنے والے انداز سے
اسے ٹھٹھکی گئی۔

"نہیں کہہ سکتا کہ تم سے شادی۔ آج کل یہ سب
نہ بھی اس کے گھر والے انہیں کے تہوار ارشد کئے
اس کے اپنی لوگوں میں رہے۔ انہیں کی کل۔
میں نے تمہارے لیے یہ انگوٹھی بنا ہے۔ چپ چاپ
ہاں کرو یا اپنے بھائی کے سامنے دینا تم انگوٹھی طرح
جاتی ہو۔"

انہم کا وجہ بہت سفاک تھا اس نے چپ چاپ
ڈالا خوب ضرورت تھیں کیس میں ہڈی کی انگوٹھی
جنگا رہی تھی۔ اس کا بے جان سا ہاتھ تمام کے انہم
نے انگوٹھی سے پسندی۔

وہ جس طرح آیا تھا پایا گیا۔ اس نے کو حیرت تھی کہ
وہ اتنی جارحانہ تہذیبیت آیا تھا ہاتھ آگرم سے چلا
گیا۔

گھر والوں اگر کتنی دیر تک خاموش بیٹھی رہی۔ اس
وقت بڑی شدت سے کسی بھروسہ کے کھٹے کی
ضرورت محسوس ہو رہی تھی اور وہ بھروسہ کون سا تھا
تھا انہیں اس کے ذہن میں طوفانی تپاں کا نام آیا۔ ہاتھ کا
تاکار اور انہم کے ساتھ طوفانی کی طرف بھاگتی تھی۔

قل کی تو آواز اندر تک جا رہی تھی۔ وہ دیر بعد
میت کھل گیا۔ دلیر بھائی کا ہوسٹاٹے کیا۔

"ارے اس نے! آپ ہیں۔" ولید کامل خوشی سے
بھر گیا۔

"اندھ کو۔" اس نے ہار ایت کھل چلا اس کے

اس نے قدرے الگ تھلک سی کھڑی تھی۔ انہم اپنی
پلٹ پلٹاؤں کے پس پچا گیا۔
"ایز ہم کب ہیں تمہارے؟" وہ 22 سے دعب سے

ہوا۔ "ابھی کچھ ہے نہیں ہے۔" اس نے جان چھڑائی
تھی۔

"بہر حال سب بھی ہوں۔ اس کے بعد شادی کے
لیے تیار رہنا۔ آپ میں اور انتظار نہیں کر سکتا۔"
روحانہ کو اس طرف آنے کی کڑواہٹ یاد پلے والی جگہ
چا گیا۔ روحانہ اس کی طرف دیکھتی آ رہی تھی اور اس
نے اس جا کر دیکھی۔

اس نے میم سے خوشی سے سنہلنے لگنا کہلانے
اس کی طرف بڑھ گئی۔ روحانہ بھی لگوت اور
قلوں سے انہم سے مل احوال پوچھنے لگی وہ حیران
ہوا۔

"اوہ۔ مجھے تو آپ بہت اچھے لگے ہیں چپ بھی
اچھی ہے پھر نہ جانے احسن بھائی کو کیا ہے۔"
پوچھتے ہوئے وہ خاموش ہو گئی تو انہم کو بے چاشنی ہونے
لگی۔

"آپ چپ کیوں ہو گئی ہیں؟" انہم کا اضطراب
اس کے سچے سے ظاہر ہو رہا تھا۔

"آپ بھتی جلدی ممکن ہو۔" معنی وغیرہ کو انہیں
کیونکہ کچھ اور لوگ بھی اندر مل رہے ہیں۔

یہ کہہ کر وہ ہل مکی نہیں۔ تو حرا انہم سخت بیان
میں مبتلا ہو گیا تھا۔ روحانہ نے بات ہی ایسی کر دی تھی۔



پندرہ مئی میں تھی۔ کلاسز نہیں ہو رہی تھیں اس
نے انکار دیا وہی کا پلٹ گیا۔ بہت قدر میں سے چلتی وہ
طوفان ولید لڑی سے باہر آئی تو انہم نے نظر پڑی وہ اسی
طرف آیا تھا اور اس نے اس نے کو دیکھ بھی کیا تھا اس
کی چل میں تیزی اور اضطراب تھا۔ اس نے کو کسی
احسنی کا احساس ہوا۔

پس سے گزند کرنا اندر آئی۔ کوئی بھی نظر میں آ رہا تھا۔

طلعتی تہی نظر میں آ رہی ہیں۔" صوفیہ بیٹھے

ی اس نے فوراً ہی چلے۔

"ارے تباہی کی حساری طلعتی تہی ہی بھی نہیں

ہو رہے ہمارے میں بھی پوچھ لیا کہ کسی کو اس وقت

تھیں ہی یاد کر رہا تھا اور تم آگے نہیں۔ اس وقت کچھ اور

بھی یاد تھا تو مل جاتا۔" ولیدہ نے کہا۔ "تو یاد آ رہا ہے؟"

سب کچھ ہی تو یاد ہوا تھا۔ "آئی کہاں ہیں؟"

بولی تو اسے اپنا چہرہ اور توڑا اجنبی کی گئی۔

"سری! میں کیا کہہ رہا ہوں۔ کب سے اکیلے میں

ہوتے کرتے کا صبح و صبح رہا تھا۔ تم مجھے بہت آگے

لگنے لگی ہو۔ مثالی مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے جیسے طلعتی

سے ہو گئی تھی۔ میں اسے مانتا ہوں۔ تم بس میری

محبت قبول کر لو۔"

ولیدہ اس کی طرف بڑھتا ہوا تھا کہ کسی طرح دروازے کی

طرف لپکی اور در کے بغیر آگے بڑھتی ہی گیت کلا کہ جانا

کر اس نے باہر قدم رکھا۔

"نہرے اسری روکو تو۔ سنو تو میں نہ لائق کر رہا تھا۔

طلعتی اور میں ہی ہے۔ کچھ کھانسی کے جاتے۔ ولیدہ

آج کل اس ادنیٰ جو کسا اسری!"

اس کی سانسیں توجہ پھری ہو گئی تھیں کہلی توڑ

میں آ رہی تھی جیسے وہ چھوڑ کے شہر میں تکی ہے۔

جہاں آئیے تو سنتے تھے تو ہیں۔

رکھنے والے نے آسو ضبط کر لی اس انہیں لڑکی کو

مطلوبہ مقام پر لایا۔ گیت سے اندر داخل ہو کر وہ

سیدھی اپنے مہرے میں آ گئی۔

قائمہ ہائی کے عالم میں اس نے طلعتی تہی کا نہیں

ٹھیک۔ بل اس وقت وہ دلی شدت سے پکھٹا چاہا تھا کوئی

تو کیا ہو مانتے وہ سب کہہ سکتی۔

"نہرے!" توڑ طلعتی کی چوڑ نہیں تھی موانہ مکیہ

کمری بھاری دل کے مار بڑی ہے توڑ طلعتی کی ہو ہی

نہیں سکتی تھی کیا اس سے نمبر ملنے میں کوئی غلطی تو

نہیں ہو گئی تھی۔

"ہی آپ کوئی اطلعتی آئی کہاں ہیں؟"

"تو مار گیت گئی ہیں اور سب تل فون صبر بھلا کر گئی

میں محلات کر رہا ہوں۔" وہ سری طرف سے ہوا

کے دوش پہ آئی کر زنی لائیتی اس توڑ کو پا کر بھی

نہیں بچا تھا۔ قتلہ محلات سمجھا کہ وہاں اس کی کل ہے

سو نمبر دیکھے بغیر کل رہی ہو گئی۔ میں میں م م م م

ہوں۔" یہ جاننے کے بعد کہ وہ سری طرف سے

اس کی حالت اور بھی کھل رہی ہو گئی تھی۔

"ابھی آچا آپ ہیں۔ خیریت تو ہے۔ آپ کی توڑ

کیا ہوا ہے؟" بس اس کے کہنے کی ہر گز اسری

کے ضبط کے مارے بندھن نہیں گئے۔

"نہرے! مجھ سے شادی کریں گے؟" نہرے

آنسو میں تسکین کی پٹریوں کے ساتھ لفظ ٹوٹ لپٹ

کر اس کی زبان سے نکلتے رہے۔ پونہر شہر میں چلی

آئی تو لاوا لہو بہا بھی کبھی لاوا لہو بہا کا چارہ ملتا تھا تو

شہلا تہی کے محلات میں ہی لگا کر کیفیت میں وہ سب

کچھ کشتی چلی گئی۔

سب فون کٹ کر کے اس نے پورے پھیل دیا اور پھر

مکھنوں پر سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

آج اس نے یہ کیا کر دیا تھا پچھتاہوں اپنا بھرم کھ

دیا تھا۔ اپنی انا کو غلام کر دیا تھا اس شخص کے ملنے

جس کے انداز میں اس کے لیے مسخ ہو رہا تھا بھولے

توجہ کے قتل گرداں ہی نہیں تھا کچ اس کے ملنے

اس نے کیسے کہہ دیا کہ مجھ سے شادی کریں۔ کاش یہ

سب کہنے سے پہلے اس کی زبان کٹ جاتی ہے سب تو

پچھے سوچنے کی بات تھی اب تو تیر کلن سے کل چکا

تھا۔

اسے اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا ملنے

ٹا ہوا آئی اطلعتی کے ساتھ ایک اسٹریٹ سالا کا بھی

قتلہ فحش میں طلعتی کی جھٹک تھی پچھتاہ۔ یہ اس کا

بھوٹا بھائی بیٹھن تھا شب بیداری کی غماز آنکھیں

بڑے بے چین انداز میں آنے والے مسافروں کی

طرف اٹھی تھی۔ ٹا ہوا آئی نے پری محبت سے اسے

گلے لگایا تھا اطلعتی شرارتی انداز سے اسے دیکھ رہی

تھی۔

www.paksociety.com

بھابی لڑائی ادا اور معاف کے ساتھ اپنے سیکے جا
 بھئی تھیں۔ وہ دن بعد بھابی کے بھائی اور معاف کی
 شادی کی بات ملنے لگی تھی۔ اور اسٹی بیٹ اور وہ
 بی بی سب کے جانے کے بعد گھر بہت دیر تک سا
 گنا شروع ہو گیا تھا تب ہی تیور بھائی رات کو اپنی
 بی بی کے ساتھ آگئے۔ وہ باپ کے سسلے میں کراچی
 میں وہی بچوں سمیت مقیم تھے جب چھٹی مئی کو گھر کا
 پتہ لگا جیتے۔ تیور بھائی ایک مٹی پھیل کھیتی میں بہت
 اچھی پوسٹ پر کام کر رہے تھے۔ ان کی کراچی
 پوسٹنگ ہوئی تو ان کے آؤر بھی آگئے اسٹی کو دکھ
 کے ساتھ خوشی بھی تھی۔

اب وہ تیور بھائی کی آمد پر ہی دیر سے بچن میں
 تھیں ہوئی تھی۔ وہیں دن کی چھٹی پہ آئے ہوئے
 تھے اس کی خوشی دینی تھی۔

دوسرے دن اہلی اور بھائی اور بھابی کے ساتھ وہ
 بھی جی بھابی کے سیکے کی بھوس بھوس ہوئی گئی ہوئی
 تھی۔ میلاد کے بعد ہاتھ دھو کر شادی کی تقریبات کا
 آغاز ہوا۔

لوہر کام اور مصروفیت بہت زیادہ تھی وہاں کے
 اصرار پر اہلی نے اسٹی کو ادھر ہی چھوڑ دیا۔ گھر سے
 ایک رات بھی وہ باہر نہیں رہی تھی۔ اب پورے
 ایک ہفتے کے لیے اہلی نے لوہر بھابی کے سیکے میں
 رہنے کا قرار دیا تھا۔ اس کی جھل دیکھنے والی ہو رہی
 تھی۔ اہلی نے چلتے چلتے کلانیہ تھیں۔

”جو بھی کام ہو دیکھتی رہنا گرواں۔ ہمارے
 خانہ ان میں کوئی بھی خوشی کی ہو وہاں بعد بعد کر کام
 کرتی ہے۔ اب اس کے بھائی کی شادی ہے تو تم بھی
 پوری خوشی دل سے حصہ لیتا۔ کہہ کی اور میری طرف
 نہ دیکھو یہ بھی صدف اور تیور میرے پاس ہیں۔“

انہوں نے بھابی کو اور بیٹے کا نام لیا تو وہ شخص سر
 ہلا کر رہ گئی۔ نہ چاہتے ہوئے بھی اسے یہاں شادی ختم

ہوئے تک رکنا تھا۔ لڑائی اور لڑائی اور لڑائی
 کیونکہ اسٹی سے وہ لڑائی بہت سارے کر چکی تھی۔
 مندی کے دن کھن کاہتہم لڑائی کے بعد سچو راج
 کھلے جیسے میں کیا گیا تھا۔ باہر سے غلی لڑائی نہ
 بلوائے گئے تھے۔ وہاں بھابی کی اہلی سنا ہے وہ
 سی خواہشیں سے بھی ملوایا جن میں سے کسی ایک
 بھی اس کے حافیٹے میں محفوظ نہیں ہو سکتا۔

بھابی بھابی اور اسٹی کی طوٹا اسے بہت اچھی
 تھی جس کی شادی کو ابھی کچھ دیر ہی ہوئے تھے
 طوٹا کے شوہر ولید اور معاف بھائی کے کو ایک تھے اور
 لاہور سے ٹرانسفر ہو کر حال ہی میں اسلام آباد آئے تھے
 یہاں آئے ہوئے انہیں چند دن ہی ہوئے تھے
 ولید اور طوٹا کی نو صبح تھی۔ اور معاف بھائی کے پاس
 ہوئے تھے سارے صبح میں طوٹا اسے بھولتا اور
 فضا سے میرا لگی تھی۔

پوری تقریب میں اسٹی اہلی کے ساتھ ساتھ رہی
 طوٹا بھی جی پی پی سے اسے اپنی فیملی اور سسرال
 کے بارے میں بتاتی رہی۔

ولید کل کھن بہت پر اہتمام کر رہا تھا۔ ایک
 طرف کڑی دیکھاؤ سن کاٹوٹو سیشن دیکھ رہی تھی جب
 اسے قریب سے طوٹا کی تواضع تھی۔

”ارے! تم یہاں کڑی ہو۔ میں خواہ لڑائی پور
 لوہر دھو رہی تھی۔“ وہ اس کے پاس آ کر رک
 گئی۔

”کپ کیل دھو رہی تھی مجھے؟“
 ”ادھر تو نا میرے ساتھ تھیں اپنے بھائی سے
 ملوئیں۔“ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر ار معاف اور وہاں سے
 پاس پہنچ گئی۔

”یہ جہاں میرے بھائی سٹوٹن اور معاف آ رہے
 اسٹی وہاں بھابی کی نہ۔“ گھر معاف کے پاس وائیں
 سائیڈ پر بیٹھا خوش شکل اور درازتہ نوجوان طوٹا کا ہوا
 بھائی تھا۔ اس طرح اچانک تعارف کروانے پر اسٹی
 ہوش نظر آنے لگی۔ معاف نے مذہب لےجے میں رکھی
 طور پر اس کا حال احوال پوچھا۔ اسے میں ولید بھی طوٹا

ممالور روحہ نہ بھاگی بھی آتی تھیں۔ اور مخن بھائی بھی اس سے نکل آئے تھے۔ روحہ کا چہرہ اترا سناٹا چہرے فہار سے میں سے سناری ہو نکال چکی ہو۔

ازبہ لور کوئلہ دونوں اسرئی کا ایک ایک ہاتھ پکڑے مندی ڈاگاری تھی۔ احسن بھائی کہہ رہے تھے اسرئی کو چل دی ڈرائنگ روم میں لے کو۔ چل دی میں ہی سی مرائسوں نے اپنی طرف سے اسرئی کو تیار کر دیا تھا۔ ڈرائنگ روم میں سب اس کے انتظار میں تھے۔ اسرئی کی سوی الیکٹریل میں دبا جین بھی لڑ رہا تھا سب اس نے نکل چلے پہ نیڑے میز سے سدا حفا کیے پھر اس کے بعد وہ خود اس دھار دنی تو بیل سجاد سارے لوگ ہی بے چین ہو گئے۔

"توبہ یہ مختصر کتنا دیتی ہیں؟" احسن بھائی کے سامنے سے گئی اسرئی کو دیکھ کر ملاحظہ ہی میں سے بڑا بڑا تو بول اس کی طرف جب کہ گیا ہوئی۔

"بھائی اسرئی کتنی ہے کہ وہ ہشتی دھار سے لور میں سب تک خوب داتے نہیں دھار میں نہیں لگتی ہے۔ سب کی ملاحظہ کی کے خیال سے ملاحظہ لیتے۔

براحتہ لسنڈے تھے کلا جی مشکل سے گھوٹا تھا۔ دھار اور احسن بہت ہی سکون تھے۔ ایک اہم فرض ادا ہو گیا تھا۔

نکل کے بعد شلا کی سرال فون کر کے اسرئی کے نکل کے بارے میں بتایا تو زورہ بیگم نے حسب توقع خوب شور کیا اور شلا کو سکے نکلنے کی دھمکی دی۔ انہیں پتا تھا زورہ بیگم اور انہیں انتظار کوئی نہ کوئی کارروائی کر سکتے ہیں۔ تب ہی انہوں نے نکل ہو جانے کے بعد انہیں یہ خبر سنائی تھی۔ دھار نے انہیں بتایا تھا کہ انہیں اسرئی کی لور خود ہی کیا ہے سدا حفا کی دی تھیں۔ لور اٹھ گئی بھی دی تھی۔



ملاحظہ کو جین نہیں آ رہا تھا کہ یہ بھلا اس نے اسرئی کے منہ سے سنا ہے بلکہ مجھ سے شکاری کر لیں اس کے بعد اس کی بے دبا دھاریں لور سے بھلے جو اپنی جگہ

تھی۔ جیسی دھم ہو پوری۔ چپکے چپکے میرے بھائی کے دل کو جالیا۔ کل شاید روحہ نہ بھاگی نے ملاحظہ کو بھلا کہ انہم کے گھروالے انہم کے تیار ہاتھ مانگے اب سے ان کی حالت دیکھنے والی ہے۔ بس نہیں چل رہا تھا کہ صبح ہو لور ہم تیار رہے گھر آئیں سو ہم آگے میری بھی جی خواہش تھی کہ تم میری بھائی بنو مگر میں یہ بھی چاہتی تھی کہ ملاحظہ بھائی اپنے منہ سے یہیں خود اگھار کریں لور دیکھو میری خواہش کل غیر متوقع طور پر پوری ہو گئی ہے۔" بھائی اس کے کان میں سرگوشی کر رہی تھی۔

وہ فون سی ایک ایک کی شکل دیکھ رہی تھی تب وہ اسلٹ سار کا بھی آگے گیا۔ ایک نظر اوپر بھی ہم بھی پڑے ہیں راہوں میں۔ بھائی! مجھے زیشان کہتے ہیں۔" شکاری طرح خود بھی شریک بھلا اسرئی نے بڑی مشکل سے سلام کیا۔

دھار بھائی نے احسن کو فون کرنے کے بعد اپنے بچے کو بول کو بھی ملاحظہ ہو دی۔ سب سے پہلے کوئلہ تھی۔ جو کہ تھا چل دی کرنا تھا سار ہو آتی کی فرائش لور خواہش نے دھار کے ہاتھ پر بھلا سنے تھے۔ ملاحظہ بھی آیا تھا۔ اسرئی بس ایک ظہری میں کی طرف دیکھ گئی تھی اس کے چہرے پر بہت سنجیدگی لور نصیرو تھا۔ فوش تھے تھے سے لگ رہے تھے جیسے زندہ تو تھا گیا ہو۔ جو کچھ اس کے چہرے پر دیکھنا چاہتی تھی میں بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ اسرئی کے دل نے ایک ہیٹ میں کر دی۔ وہ لکھوں میں ملاحظہ کی تھہ تک پہنچ گئی تھی یعنی ملاحظہ اس کے لیے قبول ہو رہے رہا تھا فوش سے یہ کلم نہیں کر رہا تھا اس میں اس کی اپنی مرضی اور خواہش کو دھار نہیں تھا۔ اسرئی کے آنسوؤں لور انہیں سے سدا حفا گیا تھا۔



کول دھار کے ساتھ جا کر بحث پٹ مندی پر لور اور ایک فینی سوٹ لے گئی تھی۔ دھار کی

میں نے اس پر زور دیا کہ قاتل کی ہمدردی
میں نے اس پر زور دیا کہ قاتل کی ہمدردی
میں نے اس پر زور دیا کہ قاتل کی ہمدردی
میں نے اس پر زور دیا کہ قاتل کی ہمدردی



فیضان کے سرور والے مہندی کی رسم کر کے
وہیں جا چکے تھے۔ ویلے میں اس نے اپنے دوستوں کو
دعا مانگا کہ اس کی کزنز تالیوں بجانے کا فریضہ لو اور
وہیں تھیں اس نے سارے گلوں کی ٹانگیں توڑ کر
دی تھیں۔ اس ہی موقع پر مولا بیٹا تھا۔
اسی ہی دن میں قاتل کی ہمدردی نے اس کی کزنز کو
محسوس کر لیا تھا۔ قاتل ہی تو ہے جو ش سے اس نے
وکیل کو اشارہ کیا اور شروع ہو گیا۔

میں اگر سارے آ بھی چلا کیوں
لازی ہے کہ تم مجھ سے پہلے کہ
"ہم ہم"۔ اس نے اس کی بے چینی کو
محسوس کر لیا تھا۔ تب ہی تو شرارت سے کھلا۔
اپنی شادی کے دن نہیں اب دور ہیں
تم بھی تیار کرو میں بھی تیار کیوں

فیضان کی شرارتوں کو انہوں نے کر دیا تھا۔
"مولا بھائی آپ ہی کچھ بولیں" آخر ہمارے گھر
بڑے بڑے مسلمان تھے ہیں۔ "میں کا اشارہ اس کی
طرف تھا۔

"کہہ دو بہت کچھ ہے مگر رشتہ ہے کہ کچھ کہہ دو اور
مسلمان بے ہوش ہی نہ ہو جائیں۔" مولا کا ہر سارا
اپنا جیت لے ہوئے تھا۔ اس کی بیٹی شادی ہو گئی۔
تب ہی مولا کے رشتے کی مٹی لوہر آ کر تھیں۔ یہاں کا تو
مولا ہی بدلا ہوا تھا۔ وہاں مایاں دھولک پڑے تھے۔
اڑا رہے تھے ان کا جو رشتہ سے برا حال ہو گیا۔
گھر سے کیا بے شرمیوں کی طرح مولا کی بیٹی

عمل تھے۔ اس کی طرح وہ پھوٹ پھوٹ کر رہی
تھی جیسے برہنہ ہوئی ہو۔ سارے اس لیے فیصل
کر لیا۔ اس کی لے لے سے سمجھا کچھ کر دیا مطلب کی قہر
اپنے زعموں کا ہر ہر لگا تھا۔

فیضان جب تک بازار سے لوتی اس نے سب کچھ
چاند کر لیا تھا۔ پھر مولا کی طرح اس نے
سب کچھ کر لیا تھا۔ مولا کی طرح اس نے

"میں نے اسے دھکی دیا ہے کہ اگر تمہاری
طرف سے انکار ہو تو میں زبردستی اٹھ لوں گا۔ مجھے
اس کی توجہ تھی ہے۔" مولا کو کتاب جلدی کرتا ہے
بہت کچھ کہہ رہا ہے کہ کچھ کہہ رہا ہے۔

اس نے بڑے مضبوط لہجے میں مولا کی طرف
خوشی سے منسوب ہو گیا۔

"مولا! کچھ میں کہتی تھی میں کہ بھائی اس کی کوئی
پندرہ نہیں سنتے تھے یہ اس کی سہیلی کی بات ہے
اب کل میں چنا پڑے گا۔ آخر بھائی کی خوشی کا سہل
ہے۔"

فیضان کے انداز میں بات کی عشق کے بعد وہ محسوس
کی ہے وہ شرارت تھی۔ مولا کو کچھ اتنی جلدی
کے خیال سے کچھ دی تھیں۔ یہاں سوال لٹالے
ہی کی خوشی کا تھا۔ اس نے خاندان والوں کو بھی
خوشی دلا دیا تھا۔



فیضان کی شادی میں قاتل نے دن بھر تھے۔
اس نے بھائی نے طاہر و عجم سے اس کی رخصتی کے
بے موجودت لگا تھا۔ وہاں ہی تھیں یہ بھی انہوں
نے مولا کے پاس تک نکلنے کے بارے میں سارا
خبر دہان کے سامنے کچھ نہ کچھ کرنا تھا۔ نہیں مطلق کرنا
تھا۔ یہ ہوں کہ مولا کا اس کے لیے کچھ وقت عرصہ
تو رہا تھا۔ مولا کی ذہنی بھی نہ ہو۔

فیضان کی ان کی خبر نہ کر سکا۔ اندر ہی اندر وہ
کی تھی۔ یہاں ایک خوشی اور سکون بھی تھا کہ اس کی
نہیں تھیں۔ خاص کے ساتھ ہوا۔

میں لیاؤں گے۔" ایک دم آپ سے تمہارے آگے
وہ اس کے لیے اپنا جیت کے سوت سے دو ڈاکٹر لیا۔
"اب تم یوں ڈرنا اور نموس ہونا چھوڑ دو۔
تمہارے آنے سے پہلے میں بھی سوچ رہا تھا کہ ہو سکتا
ہے مجھے دیکھتے ہی سبے ہوش ہو جاتو۔ اب تو میں
تمہارے ساتھ ہوں۔" وہ جہنم خانم کی بے لگنی لے
بولے۔

"میں حیران ہوں کہ فون پر وہ تم ہی تھیں جو کہ
دہلی تھیں کہ۔" بانی جملہ اس نے لوہور اچھوٹو لیا۔
"اسرائیلی میں نے اس بارے میں مہارے کوئی بات
نہیں کی بلکہ یہ کہا کہ مجھے تم بہت اچھی لگتی ہو اب
دیکھ لو۔ تم میرے گھر میں ہو۔"

اس کی اتنی زیادہ توجہ پر اسرائیلی کی آنکھیں نم ہو
گئیں۔ اس کے بارے میں کیا کچھ انٹرایسڈ حاسہ جتنی
دہلی بھی لوہور کیا نکلا تھا۔ دھشت کا مان رکھنے والا
حساس اور مضبوط مرد جو قول کا حقیقی تھا۔

"تم نے بتایا نہیں کہ میں تمہیں کیسا لگا؟" وہ ایک
قدم آگے بڑھ گیا۔ اس کے سوت قریب کھڑا تھا۔
کہ اس کے نبوس سے اس کی ہل قریب تک اسرائیلی کو
اپنا آپ بھلا لے بھجور کرنے لگی۔

یہ سچ تھا نکاح کے بندھن میں بندھنے سے پہلے
محلانے اسے کبھی خاص انھوں سے نہیں دیکھا تھا۔
وہ اسے پہلے اور اچھوتے سے عاری تھی تصور کرتا تھا۔
اب جب وہ اس کی منگو حسین چلی گئی تو رہنے اس
رہنے کے توسط سے اس کے دل میں اسرائیلی کے لیے
ایک خاص مقام بھی پیدا کر دیا تھا۔ رخصتوں پر سلیو
فلن چٹکیں مارتے۔ جمو لٹی سپاہ لیں سمیت اسے
اپنے بہت قریب محسوس ہوئی۔

"اسرائیلی! میں نے تمہیں کھن تھیں تمہارے کہنے پر
اپنا تھا۔ تمہارا تھپ تھپ گردن میرے دل کو موم
لوہ اور اسے کو مضبوط کر گیا تھا۔ پر اب تم دن بہ دن
میرے قریب آتی جا رہی ہو۔ میں جب رات کو بستر پر
لیتا ہوں تو تمہاری یاد دہرا رہی ہے۔" اس کے لیے
میں چلی گئی۔ تب اسرائیلی اس کی طرف مڑا اپنی

ہو فوٹن ہر شغی ہے مساری پھرے کا سارا اور اور
ہائے گ۔" ایک نذر دار قفقہ۔ بلند ہوا زینٹون اس
عزت افزائی پر کھینچا ہوا گیا اور ڈھولک چھوڑ کر اوپر
محلانے پاس بیٹھ گیا۔ مٹی لیں بھی ادھری کچک کچک
اور اپنے وقت کے قصے سناتے لگیں۔

زینٹون کو چائے کی شدید طلب ہو رہی تھی مصلحتی
کھا کھا کر براہل تھا دل چاہ رہا تھا گرم گرم چائے مل
جائے مگر اس کی جی سنوری کزنز ان سے یہ توقع ہی
فصل تھی کہ وہ چائے بنا کر لائیں گی۔

"زینٹون بھائی! میں بنا کر لائی ہوں۔" یہ تو آواز اسرائیلی
کی تھی۔

"میرے لیے بھی ایک کپ" میں بھی پیوں گی
میرے لیے بھی۔" ہر طرف سے ایک ہی آواز
ابھری۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی تب محلانے مٹی لیں کو بھی
یاد کیا کہ ان کا بھی چائے پینے کا دل کر رہا ہے۔

"بھئی! ایک کپ میرے لیے بھی بناؤ۔" من کے
لہجہ میں محبت تھی۔

محلانے ایک کزن اسرائیلی کے ساتھ چائے کے کچن دکھا
تلی اسرائیلی خود بھی منظر سے اٹھا چاہ رہی تھی۔

"محلانے! تم بہت خوش قسمت ہو جو ایسی خدمت
گرمز ہوئی ملی ہے کہیں روشن پیشانی ہے۔ اچھے
ہاتھوں میں تربیت ہوئی ہے اس بچی کی۔" اس کے
لانا اپنی خدمات پیش کرنے لگی لیں نے کہا تھا۔

اسرائیلی الیکٹرک کھنڈل تھیں چینی اور پتی ڈال رہی
تھی بہت دواڑے سے قدموں کی آہٹ اندر اس
کے پاس آرکی اس کی گردن گھومی۔ پیچھے محلانے کھڑا تھا۔

"میرا بھی چائے پینے کو دل کر رہا تھا اس لیے کچن
میں چلا گیا۔" اس کی آنکھوں میں چلتی چرانی کی تحریر
پڑھ کر محلانے اسرائیلی کے ہاتھ سوت سے پڑ گئے۔

"اسرائیلی! تمہارا گھر لوہور سب لوگ کیسے لگے؟" وہ اس
کی کھیرا ہوش دہر کرنے کے لیے فسہا سا لہجہ میں
بولے۔

"مٹی سب صحیح ہے۔" زینٹون جواب دیا۔

محسوس ہوئے۔ اپنے معمول خدشہ پہ آئے اس نے لگی۔

جب چائے لے کر واپس تلی تو اشک ببارا
شروع ہو گیا۔

بڑی مشکل سے کھریا میرا دل جب
تلی لال نے گھور کر دیکھا مگر وہ باز نہ آیا۔ سب
سے آخر میں مولا کو چائے دیتے ہوئے اس کی گھبراہٹ
کی نظروں سے ملی یہاں اس کے لیے چاہت کا سہرا
موجزن تھا اس کے دل کو سکون کا احساس ہوا۔



ماہوں کے زور چوڑے میں لمبوس گھرے پتے
اسری بست لو اس غمی۔ خوب ہلا گا اور دو تھک گئی
سب ہی آئے تھے اگر کوئی نہیں تھا تو وہ شہلا آتی تھیں
اس کی ہل چلی۔ اسے آخر تک انتظار ہی تھا کہ ابھی
آئے گی احسن بھائی بھی گئے تھے مگر بن خدی اٹھانہ
لوگوں سے نہیں آئے۔

"لیلا چاہے تو بیٹھ کے لیے جاؤ۔ واپس آنے کی
ضرورت نہیں۔" نازینہ بیگم نے صاف جواب دیا۔
شہلا دیر چپ ہو گئی عاقب بھی گھر نہیں تھا۔



"پھوپھو پھوپھو؟" نازینہ جانتی اس کے پاس تلی تھی۔
اسری ڈر سی گئی۔

"پھوپھو بڑی پھوپھو تلی ہیں عاقب انکل سمیت۔"
اس نے یہ خوشخبری سنائی ہی تھی کہ شہلا اور
عاقب خود اس کے پاس آ گئے۔ اسری بھاگ کر بن
سے چلی تھی۔

عاقب نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔
احسان کو چگانے کے لیے ایک لمحہ کافی ہو آئے۔
کل اس کی بچی گڑھا کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ عاقب
سلانے بیٹھا تھا۔

"پاپا! تم گڑھا کی شادی نہیں کروا کی۔"
"کیوں بیٹا؟" وہ آج فاسق تھا اس لیے سکون سے
منظر دکھاتا تھا۔

بھئی بھئی بکلیں سمیت "سمیت ہوتے ہیں۔"
"یار انکل غرض میں بھی روٹی ہو۔ وہ کہ میں بھی روٹی
ہوں۔ قدر اراطی کو مضبوط کر دینی ہوگی ابوب۔"
سطحے اس کے دونوں ہاتھ پکڑے تھے۔
"اسری تم میرے گھر میں اس طرح سمیت اچھی رنگ
رہی ہو۔" سطح کی باتوں کی گرفت مضبوط ہو گئی تھی۔

اسری کے توتوتے ہی اڑ گئے۔ "وہ چائے سب
انتظار میں ہوں گے۔"
سطحے ہاتھ بڑھا کر ایکٹرک کیشل کا سوچ کچھ آف کر

لیا۔
"تو کرتے رہیں انتظار۔ یہ وقت بھر نہیں آئے گا
میں نے تمہیں جلد دل بھی تو سننا ہے کہ کچھ مجھے
عیت ہو گئی ہے تم سے ہاں۔ تم سے جو بہت روٹی بھجرائی
اور روٹی ہے۔" وہ اس وقت بالکل بدلا ہوا مولا لگ گیا
تھا۔

"تلی کی سب کچھ توہ اس کے منہ سے سنتا ہا ہتی
تمی حسرت ہی تھی کہ مولا بھی جیسے وہ اسے چپکے چپکے
چاہتے گئی ہے اس سے عیت کرے نوٹ کر چاہے
گھر جب وہ یہ سب کہہ رہا تھا تو اس کا دل بیٹے سے
نکل کر گویا ہر جگہ کی تاروں میں تھا۔

"مولا پاپا! آپ یہاں سے ملے جائیں۔" اسری کا
دل بوجھ اس کی اندرونی کیفیت کو ظاہر کر رہا تھا۔
"تمیک ہے۔ میں جا رہا ہوں مگر جب وہ لہو بھر
میرے گھر کو کی ہو جائے۔ کتنی سب تم مصلحت ہو۔
میں زیادہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتا مگر یہ کہ ایسا نہ ہو کہ
ابھی کچھ اور کسوں اور تم۔"

وہ دانت ہات اور حوری چھوڑ کر نہلا تاہم اسری کا
ہاتھ اب بھی اس کی پونٹ گرفت میں تھا۔ میں جا
رہا ہوں چائے لے کر گواہ ملینے ڈرنا پھول۔
اس نے اسری کے ہاتھ کو ہلے سے چھینا اور
قدر سے دور ہٹ گیا۔ اسری نے وہ دیکھ پگھلایا۔ مولا
جا چکا تھا۔

اسری کو اپنے چہرے پر رنگ ہی رنگ کھرے

”کیا آپ نے آج رات کو بھی بتانے سے پہلے مجھے فون کیا ہے۔“
 ”واہی واہی“ معلوم اس فاپا فاپا بعد سن کر بہت حلقہ لیا۔

مختب یہ میں تمہیں کل یہاں گار اس نے فون کیا تھا۔ ”معلوم ہو چکی تھی کہ وہی طرفیلا ہوا اسنی اس کی دھمکی سے خوف نہ نہیں ہوئی کہ نگاہ سے تھاس دھمکی میں انتظار کا کرب رہا ہوا ہے۔“

”چلیں اب سو جائیں۔“ وہ پتلا کر بولی۔
 ”ہل گئی سونے لگا ہوں مگر نیند اس دافر کو آئے گی۔“

اب انتظار ایک صبح کی دوری تک ہی تو تھا اور صبح دور کب تھی۔ اس کی زندگی کی روشن اور چمکی صبح جو آئے ہی والی تھی۔ اسنی فون بند کر کے آئی کہ اس لیٹ گئی۔ رات اٹھو قلم زور رہی تھی اس کی زندگی کے سامنے خواب کو تعبیر میں بدلنے کے لیے۔
 ایک خوب صورت تعبیر میں بدلنے کے لیے۔

خواتین ڈائجسٹ

نی طرف سے
 بہنوں کے لیے ایک اور ناول

میرے بھرم میرے دوست

فرحت اشتیاق

قیمت ---/- 250 روپے

مکتبہ نمبر

مکتبہ عمران ڈائجسٹ

37- اردو بازار، کراچی۔

”اگر میں نے اس کی شادی کر دی تو اس کا دل ہوا بھی اسے میرے پس نہیں آئے ہو گے۔“ عاقب دہل سا
 میرا منہل میں اسے شہلا نظر تھی۔ نہیں نہیں وہ منہل کے ساتھ شہلا کی طرح نہیں ہونے دے گا۔
 بڑبڑاتی افواہ اور اسی وقت شہلا کو تیار ہونے کو کہا۔
 ذرا دیر تک شور کرتی رہیں پھر آج اس نے کھن بند کر لیے تھے مگر اب اس کے سامنے منہل تھی۔ اس نے شہلا کی وجہ سے نہیں بلکہ منہل کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا تھا۔

شہلا منہل سمیت اس کے کمرے میں ابھی بھی سٹاپ تھی۔ صبح اسنی کی رخصتی تھی۔ طوطی نے اپنی کی تقریب کی خبر دے رکھی تھی کیونکہ معلوم فون کر کے دھمکی دینی تھی اگر میں نے تمہیں تقریب کے دوران روک دیا تو مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا۔ سو اس نے مشکل سے آنکھوں پر ضبط کے بندھن باندھے تھے۔

سوئی ہوئی منہل کو پیار کر کے اسنی نے وضو کیا۔
 فون بجھوا لے تھے ابھی کچھ کشمکش میں صبح ہونے والی تھی اس کی زندگی کی نئی صبح۔

نماز ادا کرنے کے بعد اس نے شکرانے کے نفل پڑھے تب ہی دعا مانگتے ہوئے آسو اس کی پہلی تنبیہوں پر نچکے مگر یہ رب کے حضور اس کے شکرانے کا اظہار تھا ایسے آسو بھانے میں تو کوئی حرج نہیں تھا۔

جائے نماز قرع کر کے کھڑکی کے پاس آئی۔ اس نے کھڑکی کھولا تو چاندی شریر کر نہیں رہی تھی آج۔
 ”معلوم ہے بارے میں سوچ رہی تھی جس نے اسے معجزہ کھولا تھا۔ اس کے بارے میں سوچتے ہوئے ایک باری کی مسکن اس کے لہلہ آئی۔ تب ہی اس نے فون نکالیا۔ اس نے جلدی سے سن لیا کہ کہیں؟“ اکی چنڈ غریب نہ ہو جائے۔

دوسری طرف معلوم تھا ”مجھے خبر نہیں آ رہی ہے۔“

کے پاس پہنچ گیا۔ گئے تھیں اس کا بھی تعارف ہو گیا۔
یہ لڑکی کی ہی بات تھی کہ اسے دلوں میں پہلی بار آن
اسٹی نے طوطی کے شوہر کو دیکھا تھا۔ دل میں وہ
مرعوب بھی ہوئی۔ ولید نے بھی ہنسی گھری انھوں سے
اس کا جائزہ لیا جس پر اندر ہی اندر وہ ہنسی جڑ بڑ بھی ہوئی۔

ولید کے بعد وہاں بھی اسے اپنے ساتھ ہی لے
گئیں۔ طوطی اور ولید بھی ابو حری تھے۔ رات کو
شب کی محفل تھی۔ وہاں بھی کی ساری فیملی موجود
تھی۔ ولید ایک سے ایک لطیفہ سناتا تھا ہے جس جس
کو اسٹی کے بہن میں جلد ہونے لگا۔ پھر شاعری کا دور
چلا۔ مختلف نے فیض احمد فیض کے چند اشعار سنائے۔
"ہماری پاور بھی بھی شاعری کرتی ہیں۔" لائیب نے
پورے پیار سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے
کہا۔

"یہ ولید تھا۔"
"کمال ہے تم نے بتایا ہی نہیں۔" یہ طوطی تھی۔
"تپ سنائے نا۔ اپنی شاعری کے غزل نے میں سے
یک۔" ولید پر امتیاز لگا اس پر گاڑے بیضا تھا۔
پھر سب نے اسے ہنسی گھیرا کہ "گھبراہی تو تھی اور
جلدی جلدی کچھ اشعار گوش گزار کیے۔"

اس کے چہرے کی طرف دیکھا کرنا
اور جب کہ وہ اٹھار تو سنا کرنا
پیار کی برسات میں گھبرائے رہنا
اور جدائی کے خیال سے لرزا کرنا
مجھے آج بھی یاد آتا ہے ہر رات میں
بچپن سڑکوں میں گھوم کرنا۔

"بہت خوب۔" یہ تو ولید کی تھی۔ سب اس کی
طرح پر رہے تھے۔ گھبراہی غلو کو مرکز نکھ بند چکر۔
"پھر یہ! آپ تو ہمیں رہتم ہیں۔" ان اس کے
ہاں آگے بڑھی۔

"مجھے آپ کو نہ بھانپتا تھا۔"
اس نے اپنے لفظوں میں اس کو سزا دیا۔ یہ ہر گز
نہیں ہوئی۔

رات آہستہ آہستہ بیت رہی تھی۔ ولید نے پلا
جئے شہد کا کام سنا تو وہ حیران رہ گئی۔ بچا ہر اکھاڑوں
نور سونڈ ہنڈ طوطی کا شوہر درست کاٹھ کے ساتھ ایک
صوفی شاعر کا نام بھی سنا تھا۔

وہ جب کھڑی رہی تھی تو طوطی نے اس میں راحت
ہوتے وقت اسے اپنے گھر آنے کی بات کہی۔ موت وہی
تھی پھر ایک دو دن بعد وہ ولید کے ساتھ بیٹھے بھی تھی
تھی لفظوں حکیم کو بھی طوطی بہت اچھی تھی تھی۔



لائیب کے پیچھے ختم ہوئے تو وہ اپنے تخیل میں مٹی
اب اسٹی بھی ملنے لگی تھی۔ ایسے عالم میں جب وہ ہنسی
بہ زاری سے تھی وہی کے آگے ٹھنسی ہوئی تھی کہ طوطی
کی طرف سے دوسرا کابلہ آ گیا۔

جب اسی اور بھی کے ساتھ وہ طوطی کے گھر پہنچی تو
طوطی بہت خوش ہوئی بہت پیار سے ملی۔ من کا گھر بہت
خوب صورت تھا۔ ان کا سہارا کمرے میں تھا کھائے
اور خوش گھوڑوں میں لگ گئیں۔ اسٹی ایک کونے میں
انگ تھک بیٹھی تھی ولید کی نظر اس پر پڑ گئی تو اس
کے پاس چلا آیا۔

"اوہ کیسی ہیں آپ مس شاعر!" ولید کا بہت
خوش گوار تھا اس نے اسٹی کا ہاتھ لینے کے بجائے
"مس شاعر!" کہا تھا۔ "حسب عادت گھبرا گئی
"ٹھیک ہو۔" "خواتین کو ہنڈ درست کرنے کی۔"

"وہ تو نظر آ رہا ہے۔" طوطی نے پٹے کے بالے میں
اسٹی کا ہنڈی چڑا دیا تھا۔ طوطی اپنی مسماں کے
ساتھ گئی ہوئی تھی۔ عورتیں آہستہ آہستہ جانے
گئیں۔ اسٹی ولید کے پاس سے ہٹ آئی تو طوطی نے
پکڑ لیا۔ ارے اسٹی! تو تمہیں اپنا گھر دکھائیں۔"
جوں ہی طوطی کی ہم راہی میں آگے بڑھی تو سبیل فلان
مکھانے لگا۔ طوطی نے من کر کے کان سے لگا لیا۔
کمرے میں رکھی چیزوں کو بھر دیکھنے کی ہمارے خیالی
میں بیٹھے بیٹھے سرے سرے میں آگئی۔ طوطی تو کھنچ
گئی ہوئی تھی۔ سامنے صوفے پر ٹھنسی اس درازہ

خشب "معاذ اللہ" ہیں، چھوڑ کر خود لکل مہل
اسری اس کے کے الفاظ پر غور کرنے لگی۔ طوطی
جہاں اسے فلی مشہور اور خود نہ لگا تھا
"اسری کہاں ہے؟" طوطی نے معاذ اللہ ایسے زتے
دیکھ کر پوچھا۔

"مختصر اور کھڑی کاپ رہی ہیں۔" ٹھکانہ
اور ندوس چپ لڑکیوں یا لکڑیہ بندہ نہیں ہیں۔ خود ہو گی
ہے میں اتنا خوف ناک ہرگز نہیں کہ مجھے دیکھ کر
ناگس کاٹنے لگیں۔"

"اے وہ عام لڑکیوں سے بالکل مختلف ہے۔
بلوٹ سے کوسوں دور جہاں تک بات ہے ندوی
ہونے کی تو آئی تھاری محسوس کہ اسری کس لڑکی
جانتی نہیں ہے۔ شاید اس کے جیسے ایسا لگا ہو۔"
طوطی نے اس کی بھرپور کلمت کی جس پر وہ حیران رہ
گیا۔



اسری کا رزلٹ کوٹ ہوا تو اس نے ماسٹر میں
ایڈیشن لے لیا اس دوران طوطی سے ان کے سامنے
کھڑی کا تعلق بہت گرا ہو گیا تھا۔ وہ اکثر گاڑی لے
کر آجاتی اور سارا دن لوہری کٹوم تکم اور مکان
بھاگی کہیں گزرتی۔

اس روز بھی وہ لوہری تھی۔ کٹوم تکم نے اسے
پوک لیا تھا کھانے پر۔ بڑی بچی شلا بھی تکی ہوئی
تھی۔ بے تعلقی سے انہیں بھاری تھیں۔ سب ایک
ی پیٹھے پیٹھے کٹوم تکم نے اپنا چھوڑا لیا۔ ان کا رنگ
خطرناک حد تک زرد ہو گیا تھا۔ طوطی نے شلا کے ساتھ
مل کر میں کو سیدھا ایک طوطی اس دوران جا کر جلدی
سے پانی لے تکی اور پلانے کی کوشش کی پر ہونٹوں
کے دونوں کناروں سے پانی باہر نکل گیا۔

"آئی کو ہسپتال لے جانا چاہیے۔" طوطی گھبراہٹ
تھی۔ مکان بھاگتی احسن کو لون کر چکی تھیں۔ احسن
میں ناسن کروں منٹ میں پہنچ گئے۔ کٹوم تکم کو فوڈ
ایمر جنسی میں لے جایا گیا۔ اسری بوندہ رہی میں تھی

جب نظر نہ ہوں۔ نظر دیتے ہی اس کے قدم رک
جئے۔ طوطی کی تکیہ کے نیچے آئی تھی۔
میرے معاذ اللہ یہاں پہنچے ہو اسری کو گھری رکھا
ہے۔"

طوطی نے چہ سینڈز کے لیے فون کن سے ہٹایا تھا
مسطے سے کہہ کر وہاں ہٹا دیا۔ لگ بھگ۔ معاذ نے
ہاتھ میں پکڑا لیکن کچھ کھار اٹھ کر ہوا۔
"کیتے آپ کو کھار اٹھیں۔" معاذ کا لہجہ اکڑا اکڑا
ماتلا اسری کی حالت جیسے رفقین ہاں سے کھار اٹھ رہی
تھی۔ وہ اور ادنیٰ سکی سی یہ لڑکی اسے ایک آنکھ
نہیں جھلکی تھی۔ خواہ لہجہ موڈی ندوس ندوس سی
اسری اسے بالکل توجہ کے لائق نہیں سمجھتی تھی۔
میرے مرنے اور انہیں اس کے پیچھے آتی تھی۔

گیلی سے گزرتے ہوئے معاذ ایک دروازے کے
آگے ہوا تک رکنا تو اسری جو ابلی دھن میں اس کے
پیچھے آئی تھی بچے آرام سے اس کے کندھے سے
ہاتھ لگا لیا۔

"یہ لڑکی لائق ہے ساتھ بیٹے دم ہے اور سامنے
کیست دم ہے۔" معاذ اس کی گھبراہٹ بھپ گیا تھا
اس دوران میں پہلی بار اس کے لیل پہ نا محسوس سی
مسکراہٹ تھی۔ اس نے پیچھے ہٹتے ہوئے رک کر
غور سے شاید یہ کیفیت نوٹ لی تھی کہ یہ مختصر مزاح
نہیں تھا۔

"آپ کیا کرتی ہیں اور آپ کا پورا نام کیا ہے؟"
"میں اس کیونکہ کن میں گریم ٹیچر کے بچے
میں تھی ہوں اور اسری نام ہے میرا اسری حسن۔"
اس نے حن پر ہلکا سا کھنکھار کر کہا۔

"آگے یا آگے ہے آپ کا؟" معاذ نے پہلی بار
اسے غور سے دیکھا۔

"ماٹھ کھان کی ماس کیو بی کیشن میں۔" وہ اپنے
تکیہ بٹتی صحت سے حال دیتی تھی۔

"تھ خیر لے۔" معاذ نے طوطی کا قلم دیکھ کر
نہیں تکی۔

"میں نے آپ کو کھار اٹھا ہے لب میری ڈیوٹی

لیجے چھوڑ گئیں۔ اسی محبت کے خدوخال سے کلے
 دھڑکنا چھوڑ دیا تھا وہ مٹا بھری آنکھیں۔ بے نور ہوا
 گھٹیا۔ اسی احسن بھائی کے گلے لگ کر بہت
 بہت کر دیا۔



شہلا غنی آئیں تو ہر ممکن تسلی دیتیں اور اس عالم
پہلے کی کو بخش کر غنی۔ زیادہ دن اور چھ رگ بھی
نہیں سکتی تھیں۔ چنے گھرا اور بچوں والی تھیں پھر
کی ساس کو بھی روز روز میٹھے جانا اور زیادہ قیام پرنہ
نہیں تھا۔ اسٹی ٹوٹ کر رہی تھی کہ اسی کی وفات کے
بعد مدافعت ہوا بھی کام نہ ہو سکے۔ کچھ بدل گیا ہے پہلے
بات میں اس کا خیال رکھتی تھیں اب اس توجہ کم
رکھتی تھیں۔

شہلا قلی آئیں تو ہر ممکن تسلی دیتیں اور اس کام
پانے کی کوشش کریں۔ زیادہ دن اور ہر دم بھی
نہیں سکتے تھیں اپنے گھر اور بچوں والی جگہیں بھرن
کی سانس کو بھی روز روز کیے جاتا اور زیادہ قیام پینہ
نہیں تھا اسٹی ٹوٹ کر رہی تھی کہ اسی کی وقت کے
بعد مدافہ ہوا بھی کام نہ ہو سکے کچھ ہل گیا ہے پہلے ہر
بات میں اس کا خیال رکھتی تھیں اب اس کو جو کم ہر
کھی تھی۔

کلیں۔ کلیم کی وفات کے بعد گھر میں تبدیلیاں بھی
ظہر آئے لیں۔ پہلے حقیقی کر لے والی لڑکی آئی مگر
جزوی ملازمہ تھی۔ ساسی رحمت بچن کے کاموں تک
محدود تھی۔ سبب یہ تھا کہ ساسی رحمت کو ٹیبل کرنا ایک
لوہ عورت کو رکھ لیا تھا، جس کے ساتھ اس کام بھی
لوہ ایک دس سال کا لڑکا بھی تھا۔ اس پورے گھرانے کو
گیٹ سے ہٹ کر دوسری سڑک پر بنے ہوئے کمرے دے
دئے گئے۔ یعنی سبیل کا قیام باوجود بھی تھا۔

ملائے گھر کا فرنیچر تہہ پہن کیا گیا خود مکان بھابھی نے ہل کٹوا لیے سب اٹھ کر باغ کی سیر پر چلا شروع کر دیا تھا۔ اصل میں مکان کی کرسی چیل سسرال کی نسبت خوش حال اور آلود خیال تھی۔ کسی تو یہی بھی کوئی نہیں تھی۔ احسان کا اچھا خاصا لپٹا کا دیوار تھا۔ شر کے اچھے ملنے میں خوب صورت گھر تھا اور مکان بھائی کی شادی سے پہلے مکان کو کبھی کسی چیز کا احساس نہ تھا۔ لیکن ان کی بھابھی روح ہند نے جانے ان کی کون کون سی غلیہ غلو میں کو بیگانہ تھا۔

فصل اولیٰ فی بیان حال و سیرت ائمہ کرام علیہم السلام
و در بیان آنکه این ائمه کرام علیهم السلام از پیشانی آدم علیه السلام تا آخر زمان

دل میں ہر دھڑکن اس کے لیے کہ گاڑی کے سے
دروازے سے اندر چلی گئی تھی۔ طعنی قرنت جیٹ پ
حلقہ کے ساتھ چلی گئی۔ سدا راستہ وہ کسی نور
مات کے کی باتیں کرتی رہی۔ اسٹیج کے آنسو پھر دھول
ہو گئے۔ مٹاؤ کی نظریک مہر سے اس پہ بھی تو اسے
بلیس سہاواں۔

ملکوں میں ماحولیات کا مسئلہ پیدا ہوا ہے۔ اس نے
اس قدر کوئی کام نہیں کیا ہے کہ اس نے
میں سے ملے ہوئے نہیں ہے۔ اس نے
چپ نمونہ لایا ہے۔ اس نے
میں سے ملے ہوئے نہیں ہے۔ اس نے
چپ نمونہ لایا ہے۔ اس نے

اس نے عورت کے روتے روپ دیکھے تھے۔
اس نے اپنے سب سے بڑے دوست سے

مستحقان کے لئے رنگ کے پہلی گیت کے سامنے
گالی ہوئی تو اسرائیلی جو تک کر اپنے خیالوں سے باہر آئی۔
اس نے ان دونوں کو دیکھا اور کہا "میں بھی پتھر آنے کو نہیں کما
اور خود اتر کر پہلی گئی۔" طبعی نے تاسف سے اسے
دیکھا۔



دلت کے سوچ چکے تھے۔ اسے خیر نہیں آ رہی تھی۔ عجیب سی بے چینی تھی۔ اس نے دو دن تو کھول کر باہر آئی۔ لڑنے نہیں کیں گداز ہوا جا رہا تھا۔ رعنا بھانگی اور شہلا تلیہ دونوں سو رہی تھیں۔ ایک اسے ہی گھن نہیں تھا۔ اس بے چینی کو جو بھی اسے ٹھہری نہ ہو لو اور کرنے کے بعد سمجھ میں آئی۔ اس حسن اور تصور بھلا کا کھوم بیگم کا بے جان لاش لے کر گھر واپس آئے۔

اسی کو نہیں یقین آتا تھا کہ اسی نے اس دنیا میں
 نہیں ہیں وہ کبھی تیار بھی نہیں ہوگی۔ جس
 لہذا کسی تیار کا ہونا اس دنیا کو ہی عیشہ کے

"میں ابھی دارالخراجہ کے ساتھ اسرہلی کو بھیجاتی ہوں۔"

جب گاڑی سے اتر رہی تھی تب ان کے پیچھے ایک نور گاڑی بھی آئی۔ سارا نیو تک سیٹ پر پہنچی تو بھائی وصالہ کھول کر مجھے اتر رہا تھا۔ اسٹی کے احساسات عجیب سے ہو گئے۔ زبان نے معذہ کو سلام کیا۔ اس نے من گلاسنار مار کر غور سے اسٹی کی طرف دیکھا۔

اسلام علیکم السلام نے سلام کرنے میں پہل کی۔
اس بعد کنجہ کیدار گیت کھول چکا تھا۔ معاذ اس کے
ساتھ اندر رہا۔

طوبیٰ میں ہوں گا اشد کچھ کرست خوش ہو گی۔
 "وادیہ چاند اور سوہج آج ایک ساتھ کیسے نکل
 آئے؟" اسی محبت اور گرم جوش سے ملی جو اس کی
 شخصیت کا خاصہ تھا۔

اسرائیل کی گھبراہٹ نے سلاطین کی شہر قریں کو آج راہ دکھا
عبدی علی ایس دی۔

”آپ کی پوندورشی کیسی جا رہی ہے؟“ کلاؤڈ ڈرنک پیتے ہوئے اس کی مخاطب اسرٹی تھی۔ ”نی، ابھی ہی جا رہی ہے۔“ اس کی نگاہیں گود میں رکھے ہاتھوں پر تھیں۔ ”میں حیران ہوتا ہوں کہ آپ پوندورشی کیسے پہنچ سکتی ہیں۔“

وہاں کی سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ

میرا مطلب ہے کہ آپ اخبار کی جس دہلیز سے لڑکے ہوتے ہیں۔ "سکرپٹ ہوٹل میں رہائے پوری شجیدگی سے کہہ رہا تھا "مجھے سامنے آپ کا یہ حل پسند آیا، کیا ہو گا؟"

آپ سے ڈرتی تو نہیں ہوں۔" اس نے شدید سے
معلقہ جواب دیا۔

”واقعی آپ مجھ سے نہیں جانتے۔“
 ”جی نہیں۔“ ”میں جو بولی سے بولی اسے پتہ چل
 گیا تھا کہ معلوم اس کا خالق ادا ہے۔“ اگر ایسی بات

بھی سچے چائیں موصوفات سے مشورے کرتی۔
 "تو کیا آپ جتنوں کی طرح گھر کے کام خود کرتی
 ہیں؟" آپ کی ساس بھئی بہت چالاک عورت تھی۔
 سدا بچھڑائے بیٹھی ہیں اور آپ خود نہیں کر کے مری
 جا رہی ہیں۔ "خرا حسن بھائی کی اتنی ادنیٰ کمزوری
 ہے ساری میں جنوں کو کھلا دیتے ہوں گے۔" آپ
 صاحب رخصت اور ہل کل بوقت ملازمہ رکھ لیں "اتنی
 ملازم بھی توجہ دیں۔ بار بار کچرنگ کیا کریں اتنی خیریت
 نگہ ہوئی آپ کی کیونکہ جو کچرنگوں کی مانی آپ کھتی
 ہی نہیں ہیں۔" موصوفہ کی اور ایسی ہی کئی باتیں
 تھیں جس سے ان کی سوجھوں میں تبدیلی کا آغاز ہو گیا۔

طریق کاغذی تیار ہے۔

”اسلام کی تحریک آئی! ایسی ہے۔“

”اے ہاتھ کو مجھ سے اتنے من ہو گئے ہیں تم
سے لگتا نہ ہو کہ فلان پہ سی سی میری خیریت پوچھ لو
اس کے لیے میں الوداعی راضی ہو گئی۔ اسٹیپ
کی چپ ہو گئی۔ واقعی اس کا شکوہ بجا تھا۔“

”اے طبیعت کو بدو مری۔ مجھے ڈاکٹر نے خوش
خبری سنائی ہے اور اسی خوشخبری نے طبیعت خراب کی
ہوتی ہے۔“ طلوعی بھی لیا اور دیر غصہ نہ دکھا سکی اور لب

اپنے مخصوص کئے کھیلنے والے ہوا میں اسے ہادی
کی ساری کو شرم سی آئی۔ "یہ تو ابھی بات ہے۔"
وہ اس سے زیادہ کچھ نہ کہہ سکی تب ہی ہادی نے
دیکھ کر اس سے لے لیا اور طوطی کو اس پارے میں
افراطی تدبیر بنانے لگیں۔ "تو کئی کی تھوڑی طرف
جادی۔" انہوں نے بار بار اصرار پر طوطی کو یقین
دیا۔ "چچا ساری سے کہیں وہ آج پھر لگے گی جس
مکانیت میں کر رہی ہوں۔ کوئی سن ہی ہوئی اساری
جی۔" طوطی کے انداز میں پھر ایسی مصیبت محسوس
ہوئے منکر لوہے۔

میں تھا کہ اس کی زندگی میں یہ وقت بھی آئے گا۔
 وہاں کچھ نہیں آئی۔ احساسات پہ نگہ نہ پڑا۔
 وہی تھی جس کی وجہ جانے سے وہ خود بھی گام خم
 شہلا اور عاقب کھانا کھائے بغیر ہی چلے گئے۔ جس کی
 وجہ سے معاملے کی تحقیق کا جھگڑا بڑھ گیا۔

شہلا آئی اپنی ساس اور بڑی منہ کے ساتھ بھی
 ابھی تک تھیں۔ شہلا آئی کی ساس زور سے خاتون نے
 بڑے غور سے اس کی کاجاز کو لیا تھا۔ ان کے لئے
 کر لے جانے لگا۔ اس سے وہ اندر ہی اندر خاکہ کی تھی

وہ کتنا غمزدہ تھی۔ تہہ داری کی حالتی کھل ہوئے
 بالکل تھامے ارا۔ کچھ تھا آج سے پہلے انہوں نے
 اس طرح سوال نہیں پوچھے تھے۔
 "جی تقریباً دو سال۔" اس نے جواب دیا۔

"ہو نہ؟" انہوں نے بھرا اور دل ہی دل میں
 کچھ حجب کرنے لگیں۔ تب ہی دعائے بھائی آ
 گئیں تو انہوں نے اس کی کوبہانے سے وہاں سے اٹھ
 دیا۔

"کیسی ہیں آپ آئی! آج کدھر ہمارے خوب
 خانے کا راستہ بھول رہی ہیں۔" دعائے نے شہلا کی
 لہجہ میں طنز کیا تھا۔ یہ بھی بابائے خدائی نہیں تھیں۔
 "میں نے سچا آج خود ہی جاکر پوچھ لیا تو کسی
 ہمارے انہیں نہیں کیا غرابی ہے۔ ابھی خاصی چلب ہے۔
 تھیک تھاک کھانا ہے اور کئی کھانسی اس کے علاوہ
 ہے۔ اورے لوگ خود کوئی دوائے ہو کر اپنے منہ سے
 میرے انہ کے لیے رشتے کی بات کرتے ہیں پر مجھے
 اس کی ہی پسند ہے۔" شہلا نے ہاپ کے بعد میں کاسلیہ
 بھی سر سے اٹھ دیا۔ بھائی اپنے اپنے گھر کے ہیں
 اور جی کہیں تو اس محل میں بہن بوجھ ہی گئی ہے۔
 میرے انہ نے خود اپنے منہ سے اس کی کاہم لیا ہے
 ورنہ اس کے لیے لڑکھن کی کی نہیں ہے۔" دعائے

ہے تو شہلا ایک منٹ کے لیے بھی مل رہی تھی۔
 وہ پوری سچائی سے کہہ رہی تھی اور اس کی
 ساتھ کینٹ لوٹ لگی تھی۔ یہی وہ کھول پھٹی آئی کیا
 کردی ہیں؟ وہاں سے اٹھ کر تو خطا نہیں رہی
 تھی۔ "عجب ہوش ہیں مگر۔" اس نے خود گائی کی۔

فخاشیں عجب سی ہے وہی اور ہے۔ یہ بھی
 ہوئی گھر ہی تھی۔ لیکن کیا یہاں سے جڑی ہوئی اور
 تھوڑی سی جگہ کر رہا تھا۔ اس کی پاس ہی کین کی کرسی
 تھی۔ وہی تھی۔ انہوں نے کپالے میں جڑی ہوئی تھی
 تھی اور ہی جگہ میں تھی۔ وہی گھر ہی تھی۔
 تھیں چاروں طرف سے کئی فضا میں عجب ساتھ آ گیا تھا۔
 بچنے کو تھوڑی سی جگہ اور بچوں کے ساتھ آئے
 تھے۔ ان کے ہاتھ اس نے ان کو کینڈا کی پراچی میں
 زائسٹر کر دیا تھا۔ اگلے بچے ان کی حالت تھی ہی اس لیے
 میں وہ ان سب سے ملے آئے تھے۔ اس کی سوا کے
 جڑی کھل کی ہانگ ہو رہی تھی۔ "ارے اگے میں کوئی
 بچہ کے لیے جا رہا ہوں۔ آ رہا ہوں گا۔ سب
 کچھ تو کھری ہے۔" انہوں نے اس کی کو ساتھ لگایا
 تھا۔

شہلا بھی تکی ہوئی تھی اپنے شوہر عاقب کے
 ساتھ۔ اس کی کین میں آئی جگہ تھیں کھانا لگنے
 میں لگی ہوئی تھی۔ اس کی ہاتھ دوپٹہ دھوا اور دھوئی تو
 بھول کھینچ کر دھوئے بھائی کے چہرے پر خطر تھا۔
 ایسی ہی محل احسن بھائی کا تھا۔ شہلا آئی کا منہ اترا
 اور اس نے قہر سے میں تھا۔

"دعا کے خاندان کا دستور ہے ہم ایک گھر میں
 رہیں نہیں رہتے۔" اس کی ابھی پڑھ رہی ہے۔ گھر ہی
 ہے شادی کے لیے وقت آئے۔ دیکھا جائے گا جو اس
 کے عیب میں ہو گا۔ جائے گا۔" دعائے نے سنبھل
 کر جی لڑکھن نہ بھیس میں یہ تو قہر واضح کیا تھا۔
 اس کی دیکھ کر رہ گئی۔ یہ تو اس نے سوچا ہی

